

دیباچہ

یہ کتاب ایک عام آدمی کے لیے اور ان لوگوں کیلئے ہے۔ جو کہ جامہ کی پریکش کر رہے ہیں۔ تاکہ دونوں کی جامہ کرنے والے کی اور جامہ کروانے والے کی یہ معلومات میں اضافہ ہو۔

ایک تو سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کر کے صحت حاصل کریں گے۔

اور دوسرا ان کو مفید معلومات ہو گی۔ جامہ کرنے کے لیے میڈیکل کی تعلیم ہونا بہت ہی اچھا ہے بلکہ ضروری ہے۔

تاکہ جب وہ جامہ کر رہا ہو۔ تو اس کا علم ہونا چاہیے کہ وہ جسم کے جس حصہ پر جامہ کر رہا ہے۔ اس کے نیچے کون کون سے (Muscles) ہیں۔ اور کون سی (Nerve) اعصاب گزر رہے ہیں۔ تاکہ وہ بے خبری میں کسی مسلز یا زروں نقصان نہ پہنچا سکے۔ حدیث مبارکہ ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ علاج کرنے والا اپنے علم میں ماہر ہونا چاہیے۔ جیسا کہ ایک بہت مشہور مقولہ ہے کہ آدھا اکٹھا آپ کی صحت کے لیے خطرہ ہے اور آدھا عالم آپ کے دین کے لیے خطرہ ہے۔ جامہ ایک قسم کی معمولی سرجری ہے۔ جتنی احتیاطی تدا بیر آپریشن کروانے کے لیے ہوئی چاہیں۔ اتنی ہی احتیاطی تدا بیر جامہ کرنے کے لیے بھی ہوئی چاہیئے کیونکہ جامہ میں جلد پر کٹ لگتا ہے اور خون نکالا جاتا ہے۔ اس لئے جہاں جامہ ہو رہا ہے۔

وہاں کا ماحول جراشیم سے پاک ہونا بہت ضروری ہے۔ اسی طرح جامہ کرنے والے کو ہر حال میں دستا نے استعمال کرنے چاہیئے اور وہ کپ جو خون باہر نکالنے کے لئے استعمال ہو رہے ہیں اور وہ اوڑا جو جامہ کرنے کے لیے استعمال ہو رہے ہیں وہ سب جراشیم سے پاک ہونے بہت ضروری ہیں۔ ذرا سی بھی بے احتیاطی آپ کو خطرناک بیماریوں میں بٹلا کر سکتی ہے۔ مثلاً (Hepatitis) ہپیٹاٹس یا (Blood Born) خون سے پیدا ہونے والی بیماریاں بھی آپ کو لگ سکتی ہیں۔ اسی لئے جامہ کسی اچھی صاف سترہی جگہ اور جامہ کرنے والا ایک مستند آدمی ہونا چاہیے۔ جامہ میں استعمال ہونے والی بیڈ Bed یا ٹیبل Pump اور کپ Cup ان سب کا جراشیم سے پاک ہونا بہت ضروری ہے۔ اسی طرح جسم جلد کا جراشیم سے پاک ہونا بہت ضروری ہے۔

جامہ کے بارے میں جو قدیم کتب دستیاب ہیں۔ ان میں علامہ ابن قیم جوزیؒ کی کتاب طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور بخاری شریف میں جامہ کے بارے میں ایک علخیدہ باب ہے۔ جس میں جامہ کے بارے میں تفصیل بیان کی گئی ہے کہ جامہ کب کروانا چاہیے۔ اور ان مقامات کی بھی نشان دہی کی گئی ہے کہ جن پر جامہ کروانے سے صحت یابی ہوتی ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دو تین مقامات کی نشان دہی کی تھی اور آپ نے خود بھی ان مقامات پر جامہ کروایا تھا اور عام لوگ ان کو سنت کا مقام بتاتے ہیں۔ اللہ کے نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زندگی گزارنے سے لیکر ہر معاملے میں اور علاج بھی ہماری رہنمائی کی ہے۔ اس لیے ہم کو بھی اس رہنمائی کو مد نظر رکھنا چاہیے۔

تاب الطب

کتاب دوا اور علاج کے بیان میں

باب ما أنزل الله داء إلا أنزل له شفاء:

باب: اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں اتاری جس کی دو ابھی نازل نہ کی ہو

حدیث نمبر: 5678

حَدَّثَنَا حُمَّادُ بْنُ الْمُشَّتَّى حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزَّبِيرِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ: حَدَّثَنِي
عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً
إِلَّا نَزَّلَ لَهُ شِفَاءً».

ہم سے محمد بن شتنی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابو احمد زیری نے بیان کیا، ان سے عمر بن سعید بن ابی حسین نے بیان کیا،
انہوں نے کہا کہ مجھ سے عطاء بن ابی رباح نے بیان کیا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کی دو ابھی نازل نہ کی ہو۔

باب هل يداوى الرجل المرأة أو المرأة الرجل:

باب: کیا مرد کبھی عورت کا یا کبھی عورت مرد کا علاج کر سکتی ہے

حدیث نمبر: 5679

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ رُبَيْعَ بْنِتِ مُعَاوِذِ بْنِ
عَفْرَاءَ، قَالَتْ: "كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْقِي الْقَوْمَ وَنَخْدُمُهُمْ وَنَرْدُدُ الْقَتْلَى
وَالْجَرَحَى إِلَى الْمَدِينَةِ".

ہم سے قتيبة بن سعید نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے بشر بن مفضل نے بیان کیا، ان سے خالد بن ذکوان نے اور ان سے ربیع
بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہم نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں شریک ہوتی
 تھیں اور مسلمان مجاہدین کو پانی پلاتی، ان کی خدمت کرتیں اور مقتولین اور مجرموں کو مدینہ منورہ لا یا کرتیں تھیں۔

آج کل ہر چیز میں جدید ریسرچ ہو رہی ہے۔ اور چائیز لوگوں نے ان مقامات کی نشان دہی تفصیل سے کی ہے کہ کن مقامات پر
 جامہ کرنا کون کون سی بیماریوں کے لیے مفید ہے اور شفایابی ممکن ہے۔ ہر جامہ کرنے والے کو ان مقامات کا پتہ ہونا چاہیے۔

اور وہ مقامات بھی معلوم ہونے چاہیے۔ جہاں پر جامہ کرنا منع ہے تاکہ کسی قسم کی پیچیدگی پیدا نہ ہو۔ ہر مقام پر جامہ نہیں ہو سکتا کیونکہ ہمارا پورا جسم گوشت، پٹھے (Muscles) اور نزو (Nerve) سے بنتا ہوا ہے۔ نزو (Nerve)، ہمارے جسم کو کنٹرول کرتے ہیں اور حرکت جسم کو بھی کنٹرول کرتے ہیں۔ اس لئے جامہ کرنے والے نے ہر حال میں (Nerve) نزو کو بچانا ہے تاکہ وہ زخمی نہ ہو جائے اور کوئی خرابی پیدا نہ ہو۔

عام لوگ جو جامہ کر رہے ہیں وہ ہر اس مقام پر جامہ کر دیتے ہیں جہاں آپ درمحسوس کرتے ہیں۔ اگر وہ جامہ تشخیص کر کے کریں گے کہ کس عضو میں خرابی کی وجہ سے درد ہے یا یماری ہے، تو اس مقام کے مخصوص مقامات پر جامہ کر سے جلد شفا یابی ہو گی۔ اور بغیر تشخیص کے جامہ کرنا ممیڈ یکل کے اصول کے مطابق صحیح نہیں ہے۔ چائیز ڈاکٹروں نے صدیوں کی ریسرچ کے بعد ان مقامات کی نشاندہی کی ہے کہ کہاں جامہ یا اکوپنچر کیا جائے۔ اور اس سلسلے میں متعدد کتابیں بھی موجود ہیں لیکن سب سے بڑی

Mazin معتبر ACUPUNCTUE کی کتاب جو کہ

Al-Khafaji Peter Deadman کی تحریر ہے اس وقت یہ پوری دنیا میں سب سے بہترین آکوپنچر کی کتاب ہے۔

جامہ (Wet Cupping) اور جدید ریسرج

آج کل جامہ کے بارے میں عام لوگوں اور ڈاکٹروں میں شعور اور بیداری آرہی ہے۔ اور مریض بھی جامہ کروانا چاہتے ہیں۔ اور ساتھ ساتھ سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی پوری کرنا چاہتے ہیں۔ حکیموں اور ڈاکٹروں میں بھی ایک دوڑگی ہوئی ہے۔ ہر وہ آدمی جس نے کسی سے کپ (CUP) لگانا سیکھ لیا ہے وہ بھی جامہ کر رہا ہے۔ جامہ ایک قدیم ترین طریقہ علاج ہے اور چائیز لوگ اور ڈاکٹر کہتے ہیں کہ ہم لوگ جامہ یعنی Wet Cupping تین ہزار سال سے کر رہے ہیں اور یہ ہمارا قدیم ترین طریقہ علاج ہے۔ مسلمانوں نے یہ طریقہ علاج ہم سے لیا ہے۔ یہ بات بھی صحیح معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ طب یونانی یونان والوں کی ریسرچ سے لی گئی ہے۔ مسلمان سائنسدانوں اور حکیموں نے طب یونانی پر ریسرچ کی اور یہ ریسرچ اتنی شاندار اور صحیح تھی کہ یہاں سے پچاس سال قبل تک پورے یورپ میں طب کی پہلی کتاب Canon رہی ہے۔ اور سارے ڈاکٹروں کو سب سے پہلے یہ کتاب پڑھائی جاتی اور ان کے کورس میں شامل تھی۔

جامہ کیا ہے؟

جامہ عربی زبان کا لفظ ہے۔ اور اس کے معانی یا مطلب یہ ہے جنم کو کم کیا جائے۔ اس میں جسم سے خون نکالنا بھی شامل ہے۔ اردو زبان میں اس کو پچھنے لگانا بھی کہتے ہیں۔ جس کے مطابق جسم پر باریک سوراخ کر کے فاسد خون کو جسم سے نکالا جاتا ہے۔ پرانے زمانے میں آج کل کی طرح کے CUP یا اوزار نہیں تھے۔

اس لئے وہ لوگ خون کو جسم سے نکالنے کے لئے جانوروں کے سینگ استعمال کرتے تھے۔ اور منہ کے ذریعے ان سینگوں میں جو

ہوا ہوتی تھی ان کو SUCK کر لیتے تھے۔

اور گندہ خون سینگوں کے اندر جمع ہو جاتا تھا۔ اس لئے پرانے زمانے کے لوگ اس طریقہ کو سینگیاں لگانا بھی کہتے تھے۔ چونکہ اب شیشے اور پلاسٹک کے کپ بھی دستیاب ہیں۔ اور ان کو استعمال کرنا بھی بہت آسان ہے، ان کے اندر خلا پیدا کرنے کے پس پس بھی دستیاب ہوتے ہیں۔ اس لئے آج کل کپ اور پس پس جامہ کرنے کے لیے استعمال ہو رہے ہیں۔ انگلش میں جامہ کو (WET CUPPING) کہتے ہیں۔ چنان میں اکونچر اور CUPPING کا استعمال ہزاروں سال سے ہے۔ چنان میں اور پوری دنیا میں عموماً تین قسم کی CUPPING ہوتی ہے۔ سب سے اعلیٰ قسم جو کہ آج بھی زیادہ استعمال ہو رہی ہے اس کو FIRE کپنگ کہتے ہیں۔ جس کے مطابق گلاس کے کپ میں آگ کے ذریعے خلائی فی VACUM پیدا کر کے جلد پر لگا دیا ہے۔ اور کیونکہ گلاس میں خلا ہوتا ہے۔ وہ کپ وہاں چپک جاتا ہے اور یہ طریقہ عموماً سرد موسم اور سرد یوں کی بیماریوں کے لیے بہت زیادہ مفید ہے۔

اس کے بھی دو طریقے ہیں۔ ایک طریقہ سے آگ کے ذریعے سے کپ میں خلا پیدا کر کے جسم پر لگایا جاتا ہے۔ اور دوسرا طریقہ میں خلا پیدا کر کے ان کپوں کو جسم پر ROLL کیا جاتا ہے۔ جس سے جلد جسم اور پٹھوں کے درمیان جو بھی رکاوٹ ہو۔ وہ دور ہو کر جسم میں توانائی بحال ہو جاتی ہے۔ جس سردی سے پیدا ہونے والے تمام امراض سے شفافی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ جسم کے درد کے لیے بھی مفید ہے۔ دوسرا طریقہ وکیم Cupping کہتے ہیں۔

جس کے مطابق پلاسٹک کے کپ میں پس پس کے ذریعے خلا پیدا کر لیا جاتا ہے۔ اور پھر اس کو جسم پر رول کرنے سے جلد کے اندر کے خون اور (QI) کو حرکت دی جاتی ہے۔ یہ بھی طریقہ آج کل زیادہ استعمال ہو رہا ہے۔ جس سے جسم کے اندر کی رکاوٹیں دور ہو کر دوران خون صحیح ہو کر مریض ٹھیک ہو جاتا ہے

تیسرا طریقہ (WET CUPPING) کا ہے جس کو ہم لوگ جامہ کہتے ہیں۔ اس طریقہ سے جسم انسانی سے STAGINATED BLOOD کو جلد پر باریک سوراخ کر کے کپ میں نکال لیا جاتا ہے یہ طریقہ اب پوری دنیا میں استعمال ہو رہا ہے اور بہت زیادہ فائدہ مندرجہ ہے خون کو صاف کرنے کا سب سے محفوظ اور بہترین طریقہ علاج ہے۔

جامہ کے طریقہ علاج کے بارے میں چنان میں سب سے پہلی کتاب کا ذکر ہے۔ یہ طریقہ علاج صد یوں سے استعمال ہو رہا ہے۔

چینی طب کی سب سے پہلی پرانی کتاب جس کا نام JING NEJ ہے۔ اس میں بھی خشک جامہ یعنی ڈرائی کپنگ کے با رے میں بتایا گیا ہے کہ جہاں پر بھی جسم میں اجتماع خون یعنی BLOOD STAGANATION ہو پہلے وہاں پر یہ اجتماع خون کو ٹھیک کیا جائے گا۔ اس کے بعد وہاں پر آکو پنچر کریں گے۔ چینی طب کی دوسری سب سے پرانی کتاب جس کا

نام WEN میں یہ تفصیل سے ذکر ہے کہ جامہ کب کرنا چاہیے اور کون سے موسم میں یا کون سی تاریخ کو نہیں کرنا چاہیے۔ چائیز طب میں قوت یا QI کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ اس لئے یہاں لکھا ہے۔ کہ جامہ اس وقت کیا جائے۔ جب کہ موسم گرم ہوا اور سورج روشن ہو، کیونکہ گرمی اور روشنی سے انسانی QI جلد کی طرف زیادہ ہو جاتی ہے، اس وقت جامہ کرنے سے خون کا اخراج بھی اچھی طرح ہو گا۔ اور جسم میں تو انہی بھی جلدی آجائے گی۔

طب یونانی اور چائیز طب میں جامہ کے فائدے:

جسم سے زہریلے مادے نکل جاتے ہیں۔

فاسد خون خارج ہو جاتا ہے۔

جسم سے گرمی کا اخراج ہوتا ہے۔

جسم سے سوزش دور ہو جاتی ہے۔

اور چائیز طب کے مطابق جسم میں YIN اور YANG کا بیننس ٹھیک ہو جاتا ہے۔ (QI) یعنی انرجی کے FLOW میں رکاوٹیں دور ہو جاتی ہیں۔ اور انرجی QI بحال ہو جاتی ہے۔ انرجی کا FLOW ٹھیک ہونے سے سارے اعضاء مثلًا جگر۔ تلی۔ دل۔ معدہ۔ انتڑیاں اور گردے صحیح کام کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور مریض صحت مند ہو جاتا ہے۔ دوسرے حکماء نے کہا ہے کہ اگر مرض سوء مزاج سے ہونے والی بیماری سے ہے تو وہ مادی یا غیر مادی ہو گی۔ یا پھر گرمی سے ہو گی۔ یا سردی سے ہو گی۔ یا خشکی سے ہو گی۔ یا تری سے ہو گی۔ یا مرکب سے ہو گی۔ ان سب کیفیات میں چار کیفیتیں ہوں گی۔ اور امراض عموماً حرارت یا سردی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اگر مرض گرمی کی وجہ سے ہے۔ تو اس کا علاج خون نکال کر کریں گے۔ کیونکہ یہ طریقہ سب سے زیادہ فائدہ مند ہے۔ اگر مرض سردی سے ہے تو اس میں گرمی لا کر اس کو رفع کریں گے۔ اور اس کی صلاحیت سب سے زیادہ شہد میں موجود ہے۔ شہد میں مرض کے مادے کو گرم کرنے اور پختہ کرنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ طب نبوی میں تمام امراض کا علاج موجود ہے۔

باب الشفاء في ثلاثة:

باب: (الله نے) شفاء تین چیزوں میں (رکھی) ہے

حدیث نمبر: 5680

حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْدِيجَ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ، حَدَّثَنَا سَالِمُ الْأَفْطَسُ، عَنْ سَعِيدٍ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثَةِ: شَرْبَةٌ عَسَلٌ، وَشَرْطَةٌ هِجْمٌ،

وَكَيْتَةَ نَارٍ، وَأَنَّهُ أَمْتَقِي عَنِ الْكَيْ،" رَفَعَ الْحَدِيثَ وَرَوَاهُ الْقُبِيْ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ هُجَاهِدٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الْعَسْلِ وَالْحَجَمِ.

هم سے حسین نے بیان کیا، کہا ہم سے احمد بن منجع نے بیان کیا، کہا ہم سے مروان بن شجاع نے بیان کیا، ان سے سالم افطس نے بیان کیا، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ شفاء تین چیزوں میں ہے۔ شہد کے شربت میں، پچھنا لگوانے میں اور آگ سے داغنے میں لیکن میں امت کو آگ سے داغ کر علاج کرنے سے منع کرتا ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس حدیث کو مرفوعاً نقل کیا ہے اور اعمی نے روایت کیا، ان سے لیٹ نے، ان سے مجاہد نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدا اور پچھنا لگوانے کے بارے میں بیان کیا۔

حدیث نمبر: 5683

حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْغَسِيلِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَذْوَى يَتَكَبَّرُ أَوْ يَكُونُ فِي شَيْءٍ مِنْ أَذْوَى يَتَكَبَّرُ خَيْرٌ: فَفِي شَرِّ طَهَّ مُحَجَّمٌ، أَوْ شَرِّ بَةِ عَسَلٍ، أَوْ لَدْعَةِ بَنَارٍ، تُوَافِقُ الْلَّاءُ وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكُنْتُ وَيْ".

هم سے ابو نعیم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبد الرحمن بن غسلی نے بیان کیا، ان سے عاصم بن عمر بن قاتدہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہاری دواوں میں کسی میں بھلائی ہے یا یہ کہا کہ تمہاری (ان) دواوں میں بھلائی ہے۔ تو پچھنا لگوانے یا شہد پینے اور آگ سے داغنے میں ہے اگر وہ مرض کے مطابق ہو اور میں آگ سے داغنے کو پسند نہیں کرتا ہوں۔

باب اُسی ساعتے میتحجم:

باب: کس وقت پچھنا لگوا یا جائے
وَاحْتَجَمَ أَبُو مُوسَى لَيْلًا.

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے رات کے وقت پچھنا لگوا یا تھا۔

حدیث نمبر: 5694

حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَبْيُوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: "اَحْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ".

ہم سے ابو عمر نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدوالرث نے بیان کیا، کہا ہم سے ایوب نے بیان کیا، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) روزہ کی حالت میں پچھنا لگوا یا۔

باب الحجۃ فی السفر و الاحرام:

باب: سفر میں پچھنا لگوانا اور حالت احرام میں بھی
قالَهُ أَبْنُ بْحَيْنَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
اس کو ابن بحینہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

حدیث نمبر: 5695

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سُفِيَّاً، عَنْ عَمْرِيٍّ، عَنْ طَاؤِسٍ، وَعَطَاءٍ، عَنْ أَبْنِ عَبَّاِسٍ. قَالَ: "اَحْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فُحْرٌ مُّرَّ".

ہم سے مسد بن مسرہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عینہ نے بیان کیا، ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے طاؤس اور عطاء بن ابی رباح نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنا لگوا یا جبکہ آپ احرام سے تھے۔

باب الحجامة من الداء:

باب: بیماری کی وجہ سے پچھنا لگوانا جائز ہے

حدیث نمبر: 5696

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا حَمِيدُ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَّسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَجْرِ الْحَجَامِ، فَقَالَ: "اَحْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَجَمَهُ أَبُو طَبِيَّةَ، وَأَعْطَاهُ صَاعِينِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلْمَةً مَوَالِيَّهُ، فَخَفَّفُوا عَنْهُ، وَقَالَ: إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَأْوِيْتُمْ بِهِ الْحَجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ، وَقَالَ: لَا تَعْذِبُوا صِبِيَّاً كُمْ بِالْغَمِّ مِنَ الْعُذْرَةِ وَعَلَيْكُمْ بِالْقُسْطِ.

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی، کہا ہم کو حمید الطویل نے خبر دی اور انہیں انس رضی اللہ عنہ نے ان سے پچھنا لگوانے والے کی مزدوری کے بارے میں پوچھا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

پچھنا لگوا یا تھا آپ کو ابو طیبہ (نافع یا میسرہ) نے پچھنا لگایا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دو صاع کھجور مزدوری میں دی تھی اور آپ نے ان کے مالکوں (بنو حارثہ) سے گفتگو کی تو انہوں نے ان سے وصول کرنے جانے والے لگان میں کمی کر دی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (خون کے دباو کا) بہترین علاج جو تم کرتے ہو وہ پچھنا لگوانا ہے اور عدمہ دواع و دندی کا استعمال کرنا ہے اور فرمایا اپنے بھوں کو «عذر»: «(حلق کی بیماری) میں ان کا تالود بکر تکلیف مت دو بلکہ» قسط «لگا دواں سے ورم جاتا رہے گا۔

حدیث نمبر: 5697

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيِّي، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُنْ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌ وَغَيْرُهُ، أَنَّ بُكَيْرًا، حَدَّثَهُ أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عَمْرٍ بْنِ قَتَادَةَ، حَدَّثَهُ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَادَ الْمُقْنَعَ، ثُمَّ قَالَ: "لَا أَبْرُحُ حَتَّى تَحْتَجِمَ، فَإِنِّي سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، إِنَّ فِيهِ شِفَاءً".

ہم سے سعید بن تلید نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے بیان کیا کہ مجھے عمر وغیرہ نے خبر دی، ان سے بکیر نے بیان کیا، ان سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا کہ جابر بن عبد اللہ مقتنع رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لائے پھر ان سے کہا کہ جب تک تم پچھنا نہ لگوالو گے میں یہاں سے نہیں جاؤں گا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس میں شفاء ہے۔

باب الحجامة على الرأس:

باب: سر میں پچھنا لگوانا درست ہے

حدیث نمبر: 5698

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنَ الْأَعْرَجَ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ أَبْنَ بُحَيْنَةَ، يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْتَجِمْ بِلَحْيِ جَمْلٍ مِنْ طَرِيقِ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرَمٌ فِي وَسْطِ رَأْسِهِ.

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے سلیمان بن بلاں نے بیان کیا، ان سے عالمہ نے، انہوں نے عبد الرحمن اعرج سے سنا، انہوں نے عبد اللہ بن نجاشیہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے راستے میں مقامِ جمل میں اپنے سر کے نیچے میں پچھنا لگوا یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت محرم تھے

حدیث نمبر: 5699

وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَانَ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِي رَأْسِهِ".

اور محمد بن عبد اللہ انصاری نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو ہشام بن حسان نے خبر دی، ان سے عکرمہ نے بیان کیا اور ان سے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر میں پچھنا لگوایا۔

باب من اکتوی او کوی غیرہ وفضل من لم يكتو
باب: داغ لگوانا یا لگانا اور جو شخص داغ نہ لگائے اس کی فضیلت کا بیان

باب الحجم من الشقيقة والصالع:

باب: آدھے سر کے درد یا پورے سر کے درد میں پچھنا لگوانا جائز ہے

حدیث نمبر: 5700

حَدَّثَنِي هُمَدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدَىٰ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَأْسِهِ وَهُوَ فُحْرٌ مِّنْ وَجْعٍ كَانَ بِهِ يَمَاءِيْقَالُ لَهُ لُجُّهُ جَمِيلٌ.

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن ابی عدی نے بیان کیا، ان سے ہشام بن حسان نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں اپنے سر میں پچھنا لگوایا (یہ پچھنا آپ نے سر کے) درد کی وجہ سے لگوایا تھا جو جمل نامی پانی کے گھاٹ پر آپ کو ہو گیا تھا۔

حدیث نمبر: 5701

وَقَالَ هُمَدُ بْنُ سَوَاءٍ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ فُحْرٌ مِّنْ شَقِيقَةٍ كَانَتْ بِهِ".

اور محمد بن سواء نے بیان کیا، کہا ہم کو ہشام نے خبر دی، انہیں عکرمہ نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں اپنے سر میں پچھنا لگوایا۔ آدھے سر کے درد کی وجہ سے جو آپ کو ہو گیا تھا۔

حدیث نمبر: 5702

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَاصِمٌ بْنُ عُمَرَ، عَنْ جَابِرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِّنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي: شَرُبَةٍ عَسَلٍ، أَوْ شَرْطَةٍ مِّنْ حِجَمٍ، أَوْ لَذْعَةٍ مِّنْ تَارٍ، وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتُوَيْ".

ہم سے اسماعیل بن ابیان نے بیان کیا، انہوں نے بن غسیل نے کہا ہم سے بن غسیل نے کہا کہ مجھ سے عاصم بن عمر نے بیان کیا، ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہمانے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہاری دوائیوں میں کوئی بھلائی ہے تو شہد کے شربت میں ہے اور پچھنالگوانے میں ہے اور آگ سے داغنے میں ہے لیکن میں آگ سے داغ کر علاج کو پسند نہیں کرتا۔

حجامہ، شہد اور داغ دینے (Cauterizing) کے ذریعے سے علاج کروانے کا طریقہ موجود ہے۔ علاج کے سلسلے میں صحیح بخاری میں سعید بن جبیرؓ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

الشفافی ثلاثہ تریس غسل ہو شرطہ مجتم و کیۃ نار وانا اسمی عن الکنی

شفا کے تین طریقے ہیں۔ شہد کا استعمال۔ پچھنالگوانا اور جلا کر یعنی داغ دینا۔
لیکن میں اپنی امت کو داغ دینے سے روکتا ہوں۔

ابو عبد اللہ حازری نے کہا ہے کہ شوزش یعنی امتنال سے ہونے والے امراض مندرجہ ذیل قسم کے ہیں۔
پہلی وجہ شوزش (امتنال) خون کے اکٹھا ہونے سے ہوتی ہے۔

دوسری وجہ صفر اکی وجہ سے شوزش ہوتی ہے۔

تیسرا وجہ بلغم کی وجہ سے شوزش ہوتی ہے۔

چوتھی وجہ سودا کے امتنال سے ہوتی ہے۔

ان وجوہات کی وجہ سے امراض پیدا ہوتے ہیں۔

اگر پہلی وجہ یعنی شوزش (امتنال) خون کی وجہ سے ہے تو اس کا بہترین علاج حجامہ کروانا یا پچھنالگوانا ہے۔ اور اگر امراض باقی اخلاط (سودا۔ صفرا۔ بلغم) کی وجہ سے ہے تو اس کا علاج حجامہ نہیں ہے۔
اس کا علاج اسہال سے کرنا فائدہ مند ہے۔ علاج کرتے وقت خلط کے مطابق ہی علاج کرانا چاہیے۔

اسی لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہد کو استعمال کرنے کا حکم فرمایا ہے۔
اور شہدان تینوں خلطوں میں بطور اسہال بہت زیادہ فائدہ مند ہے۔

سنن ابن ماجہ کی حدیث

باب: الحجامہ

باب: حجامت (پچھنا لگوانے) کا بیان۔

حدیث نمبر: 3476

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ كَانَ فِي شَيْءٍ مُهَمَّاتَ دَأْوَوْنَ بِهِ خَيْرٌ فَالْحِجَامَةُ".

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جن چیزوں سے تم علاج کرتے ہو اگر ان میں سے کسی میں خیر ہے تو پچھنے میں ہے“ ۔

تخریج دارالدعوه: «سنن ابی داؤد/الطب ۳ (۳۸۵۷)، (تحفۃ الاضراف: ۱۰۵۱)، وقد اخرجه، مسنداً حمداً (۲/۲۳) (صحیح) (۳۲۳)

وضاحت: اے: پچھنا لگوانے کے کافی فوائد ہیں، بالخصوص جب بدن میں خون کی کثرت ہو تو یہ نہایت مفید ہوتا ہے، اور بعض امراض میں اس سے اللہ تعالیٰ کے حکم سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔

قال الشیخ الالبانی: صحیح

حدیث نمبر: 3477

حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلَى الْجَهْضَمِيُّ، حَدَّثَنَا زَيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ عِرْمَةَ، عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا مَرَرْتُ لَيْلَةً أُسْرِيَّ بِي بِمَلَأٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا كُلُّهُمْ، يَقُولُ لِي: عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ بِالْحِجَامَةِ".

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”معراج کی رات میرا گزر فرشتوں کی جس جماعت پر بھی ہواں نے یہی کہا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ پچھنے کو لازم کر لیں۔“

تخریج دارالدعوه: «سنن الترمذی/الطب ۱۲ (۲۰۵۳)، (تحفۃ الاضراف: ۲۱۳۸)، وقد اخرجه: (۱/۳۵۳) (صحیح) (۳۴۷۸) (سنده میں عباد بن منصور صدقہ اور مدرس ہیں، اور آخری عمر میں حافظ میں تبدیلی پیدا ہو گئی تھی، لیکن شواہد کی وجہ سے حدیث صحیح ہے، ملاحظہ ہو: حدیث ۹۷۳، و حدیث ابن عمر فی مسنداً البزار و مسلسلة الاحادیث الصحیحة، للالبانی: ۲۲۶۳)

قال الشیخ الالبانی: صحیح

حدیث نمبر: 3478

حَدَّثَنَا أَبُو بَشِّيرٍ بْنُ خَلَفٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّمَا الْعَبْدُ الْجَامِرُ، يَذْهَبُ بِاللَّدَمِ، وَيُخْفِي الصُّلْبَ، وَيَنْجُلوُ الْبَصَرَ".

عبدالله بن عباس رضي الله عنهمما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پچھنا لگانے والا بہت بہتر شخص ہے کہ وہ خون نکال دیتا ہے، کمر کو ہلکا اور نگاہ کوتیز کرتا ہے۔“

تخریج دار الدعوه: «سنن الترمذی/الطب ۱۲ (۲۰۵۳)، (تحفة الأشراف: ۲۰۵۳) (ضعیف) (سنده میں عباد بن منصور صدق و اور مدلس ہیں، اور روایت عنہ سے کی ہے، نیز آخری عمر میں حافظہ میں تبدیلی آگئی تھی، ترمذی نے حدیث کی تحسین کی ہے، اور حاکم نے تصحیح، اور ان کی موافقت ذہبی نے ایک جگہ (۲۱۲/۲) کی ہے، اور دوسرا جگہ نہیں (۲۱۰/۳)، البانی صاحب نے اس کو ذہبی کا وہم بتایا ہے، ملاحظہ ہو: سلسلۃ الاحادیث الضعیفة، للابانی: ۲۰۳۶: (۲۰۳۶)

قال الشیخ الالبانی: ضعیف

حدیث نمبر: 3480

حَدَّثَنَا حَمَدُ بْنُ رُوحِ الْمِصْرِيُّ، أَنَّبَأَنَا الْلَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي الرُّبَّيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ أُمَّةَ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِجَامَةِ، "فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا طَيْبَةَ أَنْ يَحْجُمَهَا"، وَقَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ أَخَاهَا مِنَ الرِّضَا عَاتِيَأَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمْ".

جابر رضي الله عنہ سے روایت ہے کہ امام المؤمنین امام سلمہ رضي الله عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنا لگانے کی اجازت طلب کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طیبہ کو حکم دیا کہ وہ انہیں پچھنا لگائے، جابر رضي الله عنہ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ ابو طیبہ یا تو امام سلمہ رضي الله عنہا کے رضاعی بھائی تھے یا پھر نابالغ لڑکے اے۔

تخریج دار الدعوه: «صحیح مسلم/السلام ۲۶ (۲۲۰۶)، سنن ابی داؤد/اللباس ۳۵ (۳۰۵)، (تحفۃ الأشراف: ۲۹۰۹)، وقد أخرج به: مسنداً احمد (۳۵۰/۳) (صحیح)

وضاحت: اے ورنہ جبی مرد کو آپ پچھنے لگانے کا کیسے حکم دیتے، اگرچہ ضرورت کے وقت بیماری کے مقام کو طبیب کا دیکھنا جائز ہے بیماری کے مقام کی طرف۔

قال الشیخ الالبانی: صحيح

باب: موضع الحجامة

باب: حجامت (پچھنا لگوانے) کی جگہ کا بیان۔

حدیث نمبر: 3481

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ هَذْلَلٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بَلَالٍ، حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ أَبِي عَلْقَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بُحَيْنَةَ، يَقُولُ: "اَحْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِلَحْيِ بَجْلٍ وَهُوَ فُخْرٌ مَوَسْطَرٌ أَسْبَهُ".
عبد اللہ بن بھینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں مقام بھی جمل میں اپنے سر کے پیچے میں پچھنا لگایا۔

تخریج دار الدعوه: صحیح البخاری / جزاء الصید (۱۸۳۶)، الطب (۱۳) (۵۲۹۸)، صحیح مسلم / الحج (۱۱) (۱۲۰۳)، سنن النسائي / الحج (۹۵) (۲۸۵۳)، (تحفة الأشراف: ۹۱۵۶)، وقد أخرجه: مسن احمد (۵/ ۳۲۵)، سنن الدارمي / المناسك (۲۰) (۱۸۶۱) (صحیح)

قال الشیخ الالبانی: صحیح

حدیث نمبر: 3482

حَدَّثَنَا سُوِيدُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَلَيْهِ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ سَعْدِ الْإِسْكَافِ، عَنْ الْأَصْبَاغِ بْنِ نُبَاتَةَ، عَنْ عَلَيٍّ، قَالَ: "نَزَّلَ جِبْرِيلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِجَامَةٍ الْأَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ".
علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جبرايل علیہ السلام گردان کی دونوں رگوں اور دونوں موٹھوں کے درمیان کی جگہ پر پچھنا لگانے کا حکم لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔

تخریج دار الدعوه: تفردہ ابن ماجہ، (تحفة الأشراف: ۱۰۰۲۵، ومصباح الزجاجة: ۱۲۱۲) (ضعیف جدا) (سنده میں سوید بن سعید، سعد الاسکاف دونوں ضعیف ہیں، اور اصحاب بن نباتۃ متروک ہے)

قال الشیخ الالبانی: ضعیف جدا

حدیث نمبر: 3483

حَدَّثَنَا عَلَيْهِ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَّسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَحْتَجَمَ فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَعَلَى الْكَاهِلِ".

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گردن کی رگوں اور مونڈھے کے درمیان کی جگہ پچھنا لگوایا۔
 تخریج دار الدعوہ: «سنن ابی داؤد/الطب ۲ (۳۸۶۰)، سنن الترمذی/الطب ۱۲ (۲۰۵۱)، (تحفۃ الاضراف: ۷۱۳) (صحیح)

قال الشیخ الالبانی: صحیح

حدیث نمبر: 3484

حَدَّثَنَا هُمَّادُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجَمْصِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ ثُوبَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِيهِ كُبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْتَجِمُ عَلَى هَامِنَةٍ وَبَيْنَ كَيْفَيَّتِهِ وَيَقُولُ: "مَنْ أَهْرَاقَ مِنْهُ هَذِهِ الدِّمَاءَ، فَلَا يَصْرُهُ أَنْ لَا يَتَدَاوِي بِشَيْءٍ لِشَيْءٍ".

ابوکبشه انماری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر اور دنوں کندھوں کے درمیان پچھنا لگواتے اور فرماتے تھے: ”جو ان مقامات سے خون بہا دے تو اگر وہ کسی بیماری کا کسی چیز سے علاج نہ کرے تو اس کے لیے نقصان دہ نہیں ہو سکتا۔“

تخریج دار الدعوہ: «سنن ابی داؤد/الطب ۲ (۳۸۵۹)، (تحفۃ الاضراف: ۱۲۱۳) (ضعیف) (ملاحظہ ہو: نا ضعیفۃ، للالبانی: ۱۸۶۷، تراجع الالبانی: رقم: ۱۹۳)۔

قال الشیخ الالبانی: صحیح

حدیث نمبر: 3485

حَدَّثَنَا هُمَّادُ بْنُ طَرِيفٍ، حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ، عَنْ الْأَنْعَمِشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، "سَقَطَ عَنْ فَرِسِهِ عَلَى جِذْعٍ، فَانْفَكَثَ قَدْمُهُ"، قَالَ وَكَيْعٌ يَعْنِي: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ عَلَيْهَا مِنْ وَثٍ.

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار اپنے گھوڑے سے کھجور کے درخت کی پیڑی پر گڑپے، اس سے آپ کے پیر میں موچ آگئی۔ وکیع کہتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف درد کی وجہ سے وہاں پر پچھنا لگوایا۔

تخریج دار الدعوہ: «تفرد بہ ابن ماجہ، (تحفۃ الاضراف: ۲۳۱۰، ومصباح الزجاجة: ۱۲۱۳)، وقد أخرج به: سنن ابی داؤد/الصلۃ ۶۹۶، الطہ ۵ (۳۸۶۳)، سنن النسائی/الحج ۹۳ (۲۸۵۱)، مسند احمد (۳/۳۰۵، ۳۵۷، ۳۶۳، ۳۸۲) (صحیح) (۲۰۲)

وضاحت: اے: «وَثُءَ»: عربی میں اس درد کو کہتے جو کسی عضو میں عضو لوٹنے کے بغیر پیدا ہو۔
قال الشیخ الالبانی: صحیح

باب فی أئمۃ الأیام بیحتجم
باب: کن دنوں میں پچھنا لگوا یا جائے؟ -
حدیث نمبر: 3486

حَدَّثَنَا سُوِيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطْرٍ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ النَّهَاسِ بْنِ قَهْمٍ، عَنْ أَنَّسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ أَرَادَ الْحِجَامَةَ، فَلْيَتَحَرَّ سَبْعَةَ عَشَرَ، أَوْ تِسْعَةَ عَشَرَ، أَوْ إِحْدَى وَعِشْرِينَ، وَلَا يَتَبَيَّغْ بِأَحَدٍ كُمْ الدَّمْ فَيَقْتُلَهُ".

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص پچھنا لگوانا چاہے تو (ہجری) مہینے کی ستر ہویں، انیسویں یا کیسویں تاریخ کو لگوانے، اور (کسی ایسے دن نہ لگوانے) جب اس کا خون جوش میں ہو کہ یہ اس کے لیے موجب ہلاکت بن جائے“۔

تخریج دار الدعوه: تفرد ابن ماجہ، (تحفۃ الاضراف: ۱۶۲۸، ومصباح الزجاجۃ: ۱۲۱۳)، وقد أخرجه: سنن الترمذی / الطیب (۲۰۵۱) (صحیح) (تزاحف الالبانی: رقم: ۳۸۵)

وضاحت: اے: ابو داؤد نے کبیش سے روایت کی کہ ان کے باپ منگل کے دن پچھنا لگوانے کو منع کرتے تھے اور کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منگل کے دن ایک ساعت ایسی ہے جس میں خون بند نہیں ہوتا، اور منگل کا دن خون کا دن ہے، اور آگے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں آتا ہے کہ پیر اور منگل کے دن پچھنے لگواو، پس دونوں میں تعارض ہو گیا، اس کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں وہ منگل مراد ہے جو مہینے کی ستر ہویں تاریخ کو پڑے کیونکہ طبرانی میں معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جس نے منگل کے دن ستر ہویں تاریخ کو پچھنے لگوانے، وہ اس کے لئے سال بھر تک دوا ہوں گے، اور کبیش کی حدیث میں وہ منگل مراد ہے جو ستر ہویں تاریخ کے سوا اور کسی تاریخ میں پڑے اور سنن ابی داؤد میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے جس نے پچھنے لگوانے ستر ہویں، یا انیسویں، یا کیسویں کو وہ ہر بیماری سے شفا پائیں گے۔

قال الشیخ الالبانی: صحیح

حَدَّثَنَا سُوِيدُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطْرٍ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ هُمَّادِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ نَافِعٍ
، عَنْ أَبْنِ عُمَرَ، قَالَ: يَا نَافِعُ، قَدْ تَبَيَّنَ لِي اللَّهُمَّ، فَالْتَّمِسْ لِي حَجَّاً وَاجْعَلْهُ رَفِيقًا إِنْ اسْتَطَعْتَ، وَلَا
تَجْعَلْهُ شَيْخًا كَبِيرًا وَلَا صَبِيرًا صَغِيرًا، فَإِنِّي سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "الْحِجَامَةُ
عَلَى الرِّيقِ أَمْثُلُ، وَفِيهِ شِفَاءٌ وَبَرَّ كَثُرٌ، وَتَزِيدُ فِي الْعُقْلِ وَفِي الْحِفْظِ، فَاحْتَجِمُوا عَلَى بَرَّ كَثُرٍ يَوْمَ
الْحِمَىسِ، وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ، وَالْجُمُعَةِ وَالسَّبُّتِ، وَيَوْمَ الْأَحَدِ تَحرِيًّا، وَاحْتَجِمُوا يَوْمَ
الْإِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَاءِ، فَإِنَّهُ الْيَوْمُ الَّذِي عَافَى اللَّهُ فِيهِ أَيُّوبَ مِنَ الْبَلَاءِ، وَضَرَبَهُ بِالْبَلَاءِ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ،
فَإِنَّهُ لَا يَبْدُو جُذَامٌ وَلَا بَرْصٌ، إِلَّا يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ أَوْ لَيْلَةَ الْأَرْبِعَاءِ".

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ انہوں نے (اپنے غلام) نافع سے کہا: نافع! میرے خون میں جوش ہے، لہذا کسی پچھنا
لگانے والے کو میرے لیے تلاش کرو، اور اگر ہو سکے تو کسی نرم مزاج کو لاو، زیادہ بوڑھا اور کم سن پچھنا ہو، اس لیے کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: "پچھنا نہار منہ لگانا بہتر ہے، اس میں شفاء اور برکت ہے، اس سے عقل
برہنی ہے اور قوت حافظہ تیز ہوتی ہے، تو جمعرات کو پچھنا لگواؤ، اللہ برکت دے گا، البتہ بدھ، جمعہ، سینچر اور اتوار کو پچھنا لگوائے
سے بچو، اور ان دنوں کا قصد نہ کرو، پھر سوموار (دوشنبہ) اور منگل کے دن پچھنا لگواؤ، اس لیے کہ منگل وہ دن ہے جس میں اللہ
تعالیٰ نے ایوب علیہ السلام کو بیماری سے نجات دی، اور بدھ کے دن آپ کو اس بیماری میں مبتلا کیا تھا، چنانچہ جذام (کوڑھ) اور
برص (سفید داغ) کی بیماریاں (عام طور سے) بدھ کے دن یا بدھ کی رات میں پیدا ہوتی ہیں"۔

تخریج دار الدعوه: « تفرد به ابن ماجہ، (تحفة الأشراف: ۸۲۲۱، ومصباح الزجاجة: ۱۲۱۵) (حسن) (تراجع الألباني: رقم:

(۳۷۴)

قال الشیخ الألبانی: حسن

حَدَّثَنَا سُوِيدُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطْرٍ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ هُمَّادِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ نَافِعٍ
، عَنْ أَبْنِ عُمَرَ، قَالَ: يَا نَافِعُ، قَدْ تَبَيَّنَ لِي اللَّهُمَّ، فَالْتَّمِسْ لِي حَجَّاً وَاجْعَلْهُ رَفِيقًا إِنْ اسْتَطَعْتَ، وَلَا
تَجْعَلْهُ شَيْخًا كَبِيرًا وَلَا صَبِيرًا صَغِيرًا، فَإِنِّي سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "الْحِجَامَةُ

عَلَى الرِّيقِ أَمْثُلٌ، وَفِيهِ شِفَاءٌ وَبَرَّ كَثُرٌ، وَتَزِيدُ فِي الْعُقْلِ وَفِي الْحِفْظِ، فَاحْتَجِمُوا عَلَى بَرَّ كَثُرٍ اللَّهُ يَوْمُ الْخَمِيسِ، وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ، وَالْجُمُعَةِ وَالسَّبْتِ، وَيَوْمَ الْأَحَدِ تَحرِيًّا، وَاحْتَجِمُوا يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْشَّلَاثَاءِ، فَإِنَّهُ الْيَوْمُ الَّذِي عَافَ اللَّهُ فِيهِ أَيُّوبٌ مِنَ الْبَلَاءِ، وَضَرَبَهُ بِالْبَلَاءِ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ، فَإِنَّهُ لَا يَنْدُو جُذَامٌ وَلَا بَرْصٌ، إِلَّا يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ أُولَئِلَةَ الْأَرْبَعَاءِ".

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ انہوں نے (اپنے غلام) نافع سے کہا: نافع! میرے خون میں جوش ہے، لہذا کسی پچھنا لگانے والے کو میرے لیے تلاش کرو، اور اگر ہو سکتے تو کسی نرم مزاج کو لاو، زیادہ بوڑھا اور کم سن پچھنا نہ ہو، اس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنائے: "پچھنا نہار منہ لگانا بہتر ہے، اس میں شفاء اور برکت ہے، اس سے عقل بڑھتی ہے اور قوت حافظہ تیز ہوتی ہے، تو جمعرات کو پچھنا لگواؤ، اللہ برکت دے گا، البتہ بدھ، جمع، سنبھار اور اتوار کو پچھنا لگوانے سے بچو، اور ان دنوں کا قصد نہ کرو، پھر سمووار (دوشنبہ) اور منگل کے دن پچھنا لگواؤ، اس لیے کہ منگل وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایوب علیہ السلام کو بیماری سے نجات دی، اور بدھ کے دن آپ کو اس بیماری میں مبتلا کیا تھا، چنانچہ جذام (کوڑھ) اور برص (سفید داغ) کی بیماریاں (عام طور سے) بدھ کے دن یا بدھ کی رات میں پیدا ہوتی ہیں"۔

تخریج دار الدعوه: « تفرد بابن ماجہ، (تحفة الأشراف: ۸۲۲۱، ومصباح الزجاجة: ۱۲۱۵) (حسن) (تراجم الألبانی: رقم: ۳۷۳)

قال الشیخ الالبانی: حسن

جامہ کے بارے میں سنن ابن ماجہ کی حدیث جیارہ بن مفلس نے کثیر بن ابن سلمہ سے روایت کیا ہے کہ انہیں بن مالک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہتے سنـا۔

قال رسول اللہ صلی علیہ وسلم مررت ليلة اسرئی بی بملاء الا کلهم يقول لی عليك يا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بالحجامہ

مفہوم حدیث یہ ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

اس رات فرشتوں کی جس جماعت پر سے گزر ہوا انہوں نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ جامہ کو اپنے اوپر لازم کر لیں۔

موئی بن اسماعیل حماد محمد بن عمر۔ ابو سلمہ۔ ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہاری سب دواں سے کوئی بہتر دوا ہے تو وہ جامہ کروانا ہے یعنی پچھنے لگوانا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمدہ غلام پچھنے لگانے والا ہوتا ہے۔ کیونکہ پچھنا میں خون نکلتا ہے۔ جس سے ریڑھ اور

پشت کر کی گرانی جاتی رہتی ہے۔ اور نگاہوں کو یعنی آنکھوں کو روشنی بخشتا ہے۔

سنن ابو داؤد کی حدیث

حدیث نمبر: 3858

حَدَّثَنَا هُمَدْ بْنُ الْوَزِيرِ الدِّمشْقِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبْنَ حَسَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِيِّ،
حَدَّثَنَا فَائِدٌ مَوْلَى عَبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَلَى بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ مَوْلَاهُ عَبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَلَى بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ جَدِّهِ
سَلْمَى خَادِمَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: "مَا كَانَ أَحَدٌ يَشْتَكِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا فِي رَأْسِهِ إِلَّا قَالَ: احْتَجِمْ، وَلَا وَجَعًا فِي رِجْلِيهِ إِلَّا قَالَ: اخْضِبْهُمَا".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ سلمی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جو شخص بھی اپنے سر درد کی شکایت لے کر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا آپ اسے فرماتے: "سینگی لگواو" اور جو شخص اپنے پیروں میں درد کی شکایت لے کر آتا آپ صلی اللہ
علیہ وسلم اس سے فرماتے: "ان میں خضاب (مہندی) لگاؤ"۔

تخریج دارالدعوه: سنن الترمذی / الطب ۱۳ (۲۰۵۳)، سنن ابن ماجہ / الطب ۲۹ (۳۵۰۲)، (تحفۃ الاضراف: ۱۵۸۹۳)،
وقد أخرج: مسند احمد (۳۶۲ / ۶) (حسن)

باب في موضع الحجامة

باب: سینگی (پچھنا) لگانے کی جگہ کا بیان۔

حدیث نمبر: 3859

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمشْقِيُّ، وَكَثِيرُ بْنُ عَبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنْ أَبْنِ ثُوْبَانَ، عَنْ
أَبِيهِ، عَنْ أَبِي كَبِشَةَ الْأَنْمَارِيِّ، قَالَ كَثِيرٌ إِنَّهُ حَدَّثَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ "يَحْتَجِمُ عَلَى
هَامِتِهِ وَبَيْنَ كَتِيفَيْهِ، وَهُوَ يَقُولُ: مَنْ أَهْرَاقَ مِنْ هَذِهِ الدِّمَاءِ فَلَا يَصْرُهُ أَنْ لَا يَتَدَأَوَى بِشَعْرِ عِلْشَمِ".
ابوکبیش انماری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر اور اپنے دونوں موٹھوں کے درمیان سینگی (پچھنے)
لگواتے اور فرماتے: "جو ان جگہوں کا خون نکلاوا تو اسے کسی بیماری کی کوئی دوانہ کرنے سے کوئی نفعانہ ہوگا"۔

تخریج دارالدعوه: سنن ابن ماجہ / الطب ۲۱ (۳۳۸۲)، (تحفۃ الاضراف: ۱۲۱۳۳) (ضعیف) (الضعیفۃ: ۱۸۶۷، وتراجع
الألبانی: ۱۹۳)

قال الشيخ الألباني: صحيح

حدیث نمبر: 3860

حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَّىٰ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَحْتَجَمَ ثَلَاثَةٍ فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ"，قَالَ مُعَمَّرٌ: اَحْتَجَمْتُ فَذَهَبَ عَقْلِيَ حَتَّىٰ كُنْتُ أُلْقَى فَاتِحةَ الْكِتَابِ فِي صَلَاتِي وَكَانَ اَحْتَجَمَ عَلَى هَامِتِهِ.

انس رضي الله عنه كہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گردن کے دونوں پھونوں میں اور دونوں کندھوں کے پیچ میں تین پچھنے لگوائے۔ ایک بوڑھے کا بیان ہے: میں نے پچھنا لگوائے تو میری عقل جاتی رہی یہاں تک کہ میں نماز میں سورۃ فاتحہ لوگوں کے بتانے سے پڑھتا، بوڑھے نے پچھنا اپنے سر پر لگوایا تھا۔

تخریج دار الدعوه: سنن الترمذی / الطب ۱۲ (۲۰۵۱)، سنن ابن ماجہ / الطب ۲۱ (۳۳۸۳)، (تحفة الأشراف: ۷۷، ۱۱۳)، وقد

آخرجه: مسند احمد (۳/۱۹۲، ۱۱۹) (صحیح)

قال الشیخ الالبانی: صحیح

حدیث نمبر: 3860

حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَّىٰ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَحْتَجَمَ ثَلَاثَةٍ فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ"，قَالَ مُعَمَّرٌ: اَحْتَجَمْتُ فَذَهَبَ عَقْلِيَ حَتَّىٰ كُنْتُ أُلْقَى فَاتِحةَ الْكِتَابِ فِي صَلَاتِي وَكَانَ اَحْتَجَمَ عَلَى هَامِتِهِ.

انس رضي الله عنه کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گردن کے دونوں پھونوں میں اور دونوں کندھوں کے پیچ میں تین پچھنے لگوائے۔ ایک بوڑھے کا بیان ہے: میں نے پچھنا لگوائے تو میری عقل جاتی رہی یہاں تک کہ میں نماز میں سورۃ فاتحہ لوگوں کے بتانے سے پڑھتا، بوڑھے نے پچھنا اپنے سر پر لگوایا تھا۔

تخریج دار الدعوه: سنن الترمذی / الطب ۱۲ (۲۰۵۱)، سنن ابن ماجہ / الطب ۲۱ (۳۳۸۳)، (تحفة الأشراف: ۷۷، ۱۱۳)، وقد

آخرجه: مسند احمد (۳/۱۹۲، ۱۱۹) (صحیح)

قال الشیخ الالبانی: صحیح

حدیث نمبر: 3862

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرَةَ بَكْرٌ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، أَخْبَرَنِي عَمْتِي كَبِشَةُ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ، وَقَالَ غَيْرُ مُوسَى: كَيْسَةُ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ أَبَاهَا كَانَ "يَنْهَا أَهْلَهُ عَنِ الْحِجَامَةِ يَوْمَ الشَّلَاثَاءِ، وَيَرِئُ عُمُّهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ يَوْمَ الشَّلَاثَاءِ يَوْمَ الدَّمِ وَفِيهِ سَاعَةً لَا يَرِئُ قَاتِلَهُ".

کبشه بنت ابی بکرہ نے خبر دی ہے اے کہ ان کے والدا پنے گھروالوں کو منگل کے دن پچھنا لگوانے سے منع کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے: "منگل کا دن خون کا دن ہے اس میں ایک ایسی گھٹری ہے جس میں خون بہنا بندنیں ہوتا"۔

تخریج دار الدعوه: تفرد بے أبو داود، (تحفة الأشراف: ۷۰۷) (ضعیف) (کبشه یا کیسہ مجھول ہے)
وضاحت: اے اور موسی کے علاوہ دوسرے لوگوں کی روایت میں «کبشه» کے بجائے «کیسہ» ہے۔

قال الشیخ الالبانی: ضعیف
باب فی قطع العرق و موضع الجم

باب: رگ کاٹنے (فصد کھولنے) اور پچھنا لگانے کی جگہ کا بیان۔

حدیث نمبر: 3863

حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِي الزَّبَيرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَحْتَجَمَ عَلَى وِرْكِهِ مِنْ وَثْعَبَانٍ بِهِ".

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس درد کی وجہ سے جو آپ کو تھا اپنی سرین پر پچھنا لگائے۔

تخریج دار الدعوه: تفرد بے أبو داود، (تحفة الأشراف: ۲۹۷۸)، وقد أخرج: سنن ابن ماجہ/الطب (۳۲۸۵)، مسند احمد (۳۰۵۳، ۳۵۷، ۳۸۲) (صحیح)

قال الشیخ الالبانی: صحیح

حدیث نمبر: 3864

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: "بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْ أَبِي طَبِيبًا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا".

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک طبیب بھیجا تو اس نے ان کی ایک رگ کاٹ دی۔

تخریج دار الدعوہ: صحیح مسلم / السلام (۲۶)، سنن ابن ماجہ / الطب (۳۲۹۳)، (تحفۃ الاضراف: ۲۲۹۶)، وقد اُخرجه: مسند احمد (۳/۳۰۳، ۳۰۴، ۳۱۵، ۳۷۱) (حسن)

وضاحت: اے: یعنی طبیب کو اختیار ہے کہ اپنے تجربہ سے جہاں بہتر سمجھے وہاں کی رگ کاٹے، تو اس طبیب نے ان کی بابت یہی بہتر سمجھا۔

قال الشیخ الالبانی: صحیح

حضرت ابن عباس کو کہتے ہوئے سننا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کہ عمدہ غلام پچھنے لگانے والا ہوتا ہے۔ اس زمانے میں چونکہ کہ اوڑا نہیں تھے۔

کپ کی جگہ سینگ استعمال ہوتے تھے۔

اس زمانے میں چیونکہ غلام پچھنے لگاتے تھے۔ اور غلام پچھنا لگانے کے لئے منہ کے راستے ہوا اوپر کھینختے تھے۔ اور فاسد خون سینگ میں جمع ہو جاتا تھا۔ اور یہ طریقہ علاج بہت کم لوگ کرتے تھے۔

اس لئے ایسا آدمی جو یہ کام کر لیتا تھا۔ اس کو کافی اجرت ملتی تھی۔ کیونکہ یہ کام کرنے والے کو دوسروں لوگوں کی بیماریاں لگ سکتی ہیں۔ اور یہ بہت پر خطر کام ہے، اس لیے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو زیادہ اجرت دی تھی۔

اللہ کے نبی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمامہ کرنے والا اجرت نہیں مانگے گا۔ لیکن کروانے والا ان کو ضرور اور زیادہ اجرت دے گا۔ کیونکہ یہ پر خطر کام ہے اور بیمار ہونے کا خطرہ موجود رہتا ہے۔ لیکن آج کل موجودہ دور میں ہر اشیاء جو کہ جمامہ کرنے میں استعمال ہوتی ہے۔ عام مل جاتی ہیں اور جمامہ کرنا بھی اب بہت آسان ہو گیا ہوا ہے اور اب کپ کی مدد سے خون کو جلد حجم سے خلا (VACUM) بنا کر نکال لیا جاتا ہے اور بلیڈ سے لے کر روٹی تک جراثیم سے پاک مل جاتی ہے۔ اس لئے آج کل جو لوگ جمامہ کر رہے ہیں۔ اگر وہ صحیح اوزار استعمال کریں۔ تو کسی قسم کی متعدد بیماریوں (Infectious Diseases) کا خطرہ نہیں ہوتا ہے۔ اور اب اگر ہر چیز صاف استعمال کی جائے تو یہ سو فیصد محفوظ طریقہ ہے۔

حضرت ابن عباس کو کہتے ہوئے سننا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پچھنے لگانے سے خون نکلتا ہے جس سے ریڑھ اور

پست کی گرانی (STAGINATION) جاتی رہتی ہے اور نگاہوں یعنی آنکھوں کو مزید روشنی بخشتا ہے۔ خون نکلوانے کی بھی دو اقسام ہیں ایک کو جامہ کہتے ہیں اور دوسرے کو فصد کہتے ہیں۔ جب خون میں بہت زیادہ جوش آیا ہوا اور یا خون کی زیادتی ہوا اور اس سے سردرد پیدا ہو رہا ہے۔ میریض بھی موٹا ہوا اور خون سرخی مائل ہوا س کی بغض مشرف، طویل اور زیادہ طاقت ور ہوتا ڈاکٹریا حکیم اس کو فصد کروانے کا مشورہ دے گا۔ فصد کو استفراغ بھی کہا جاتا ہے۔ فصد میں عروق سے خون نکالا جاتا ہے اور یہ عموماً ٹخنوں کے پاس کی رگ جس کو (ANTERIOR TIBIAL VEIN) کہا جاتا ہے۔ وہاں سے نکالا جاتا ہے۔ خون میں ہر قسم کی خلط ہوتی ہے۔ جس میں صfra۔ بلغم۔ اور سودا شامل ہوتے ہیں اور خون بھی کافی مقدار میں نکل جاتا ہے۔ اس لئے جب تک صحیح تشخیص نہ ہو کبھی بھی فصد نہیں کروانا چاہیے۔ کیونکہ ہمارے خون میں جسم انسانی کو سخت مندر کھنے کیلئے مفید ترین اور قیمتی اجزاء شامل ہوتے ہیں۔ اور یہ ہی ہمارے جسم کو غذا فراہم کرتا ہے۔ جس سے ہمارے اعضا میں قوت اور حرارت قائم رہتی ہے اور اس سے ہی سارے اعمال سرانجام ہوتے ہیں اس لئے تشخیص کے بغیر فصد کروانے سے وال جان بھی ہو سکتا ہے۔ اگر خون میں گرمی حرارت اور خون کی زیادتی ہے۔ اس حالت میں فصد کروانا بہت ہی فائدہ مند ہے۔ جب فصد کرنے سے خون میں سے پرانے اخلاط دمویہ نکل جاتے ہیں۔ تو نئے دانے یا ذرات بڑی تیزی سے پیدا ہوتے ہیں۔ جس سے جسم میں نئی قوتیں پیدا ہوتیں ہیں۔ اور خون بھی جوش میں آ جاتا ہے۔ جس سے نظام بدن میں ہالچل اور ہیجان کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ جس سے پرانے اور پیچیدہ امراض میں شفایابی ہو جاتی ہے۔ دوسرے حکماء نے کہا ہے۔ کہ اگر مرض سوء مزاج سے ہونے والی بیماریوں سے ہے۔ تو وہ ماوی یا غیر مادی ہوں گی۔ اور اس کا علاج بھی علامات کے مطابق ہو گا۔

جامہ اور فصد:

صحیح بخاری شریف کی حدیثیں ڈالنی ہے

عام طور پر جامہ اور فصد کو ایک ہی طریقہ علاج خیال کیا جاتا ہے۔ لیکن دونوں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ فصد میں عموماً ٹخنوں کے پاس کی بڑی شریان (VEIN) کو کٹ لگا کر خون نکالا جاتا ہے۔ جس سے جسم میں سے خون کی مقدار اور جوش کم ہو جاتا ہے۔ عموماً جامہ اور فصد کرنے والے یہ فرماتے ہیں کہ فصد سے گنداخون نکالا جاتا ہے، اس کا کوئی معقول جواب نہیں دیا جاتا ہے۔ گندہ یا صاف کیا ہوتا ہے، وہ کہتے ہے۔ کالے رنگ کا خون گندہ ہے۔ وہ فصد کرتے ہوئے اس وقت تک خون نکالتے رہتے ہیں جب تک سرخ رنگ کا خون خارج ہونا شروع نہ ہو جائے۔ ہمارے پورے جسم میں خون ہر وقت گردش کرتا رہتا ہے۔ کہیں بھی کسی مقام پر خون رک نہیں سکتا ہے۔ خون رکنے کا یہ مطلب ہے۔ کہ اس مقام پر جسم کو خوراک نہیں مل رہی ہے۔

اس لئے وہ بہت جلد سیاہ ہو کروہ حصہ جسم مردہ ہو جاتا ہے میڈیکل کے علم کے مطابق جس خون میں آسیجن کم ہوگی اس کا رنگ سیاہی مائل ہو جائے گا اور جس خون میں آسیجن زیادہ ہوگی۔ اس کا رنگ سرخ ہو جائے گا۔ اسلئے Hb میں کالاخون ہو گا۔ کیوں کہ اس میں وہ خون ہے۔ جس میں آسیجن کی مقدار کم ہے اور وہ خون دل کو واپس جا رہا ہے۔

شریانوں Arteries میں سرخ خون ہو گا۔ کیوں کہ آسیجن والا خون دوبارہ جسم کو واپس جا رہا ہے۔ اس لئے خون کی رنگت دیکھ کر ہم یہ فیصلہ نہیں کر سکتے ہیں۔ کہ گندہ خون ہے یا صاف خون ہے۔ فصل بھی ایک اچھا طریقہ علاج ہے۔ خون میں مفید ترین اور قیمتی ترین اجزاء بھی شامل ہوتے ہیں۔ اور خون ہی ہمارے جسم کو غذا فراہم کرتا ہے۔ جس سے ہمارے اعضاء کی قوت اور حرارت قائم رہتی ہے۔ اور جس سے ہمارے جسم کے سارے اعمال سرانجام ہوتے ہیں۔ بعض اوقات جسم میں خون کی کثرت ہو جاتی ہے۔ جو کہ و بال جان بن سکتی ہے۔ ایسی حالت میں فصل کرنا مفید ثابت ہوتا ہے۔ فصل کو استفراغ کلی بھی کہتے ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ فصل سے خون کے علاوہ ہر قسم کی خلط نکلتی ہے۔ کیونکہ خون میں ساری اخلاط جنمیں سودا۔ صfra اور بلغم بھی شامل ہوتی ہے اور جب فصل میں رگ کو کاٹ کر خون نکلا جاتا ہے۔ تو سب اخلاط جنمیں شامل ہوتی ہے۔ وہ بھی خارج ہوتی ہے۔ اس میں خون زیادہ اور اخلاط کم خارج ہوتی ہے۔ اس لیے حکماء کے ایک گروپ کا یہ خیال ہے کہ خون ایک مفید ترین جز ہے اور خون سے ہی ہمارے جسم کو غذائیت ہے۔ اس لیے خون کو زکال کر اس کو ضائع نہ کیا جائے۔ دوسرا گروپ کا خیال ہے کہ چونکہ فصل ایک استفراغ کلی ہے۔ اس لیے استفراغ بہتر ہے کیونکہ فصل کرتے وقت اگر خون میں کوئی فساد نظر نہ آئے تو کافی ہوئی رگ کو دبا کر فوراً خون بند کیا جاسکتا ہے تا کہ کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

پرانے حکماء کے نزدیک فصل ایک نہایت ہی مفید طریقہ علاج ہے۔ خون ایک قیمتی چیز ہے اور جسم کے سارے افعال کا سرچشمہ ہے۔ جو فوائد فصل کرنے سے حاصل ہوتے ہیں ان کو مدنظر رکھ کر فیصلہ کرنا چاہیے۔ فصل کرنے سے جب عروق سے خون کے پرانے خلیات (دمویہ) نکل جاتے ہیں تو نئے دانے یا ذرات بڑی تیزی سے پیدا ہوتے ہیں جس سے جسم میں نئی قوتیں جوش میں آ جاتی ہیں جس سے نظام بدن میں ہلچل اور ہیجان کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ جو پرانے اور پیچیدہ امراض کے لیے فائدہ مند ہوتا ہے۔ جس سے تغیرات اور استحالت ہونے سے جسم کے اندر پرانے خلیات اکھڑنے پر مجبور ہو جاتے ہیں یہی تو جہیہ فصل کے باب میں بیان کی جاتی ہے۔

فصل کے اصول کے مطابق فصل کروانے سے عجیب و غریب فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ (شرح قانون) فصل کے مخالفین کا بیان ہے کہ فصل کروانے سے جسم کا قیمتی ترین خون خارج ہو جاتی ہے۔ جس سے مریض میں کمزوری اور نقاہت پیدا ہو جاتی ہے اور خون کی کمی سے بے ہوشی بھی ہو سکتی ہے۔ اس لیے فصل نہ کیا جائے۔ فصل کے بارے میں شرائط بھی ہیں۔ مختلف ممالک کے لوگوں کی صحت میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ عرب۔ ایران اور افغانستان کے لوگ قوی۔ تو انہا اور بہت زیادہ صحت مند

ہوتے ہیں اور ان کے بدن میں کثرت سے خون بھی ہوتا ہے۔ وہ موٹے اور سرخ ہوتے ہیں۔ اس لیے ان لوگوں کے لیے فصد مفید ہے۔ اس کے مقابلے میں ہندوپاک کے لوگ کمزور ہیں اور قلت خون یعنی کمی خون کا شکار ہیں۔ اس لئے کمزور لوگوں میں فصد کروانے کی ممانعت ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ کسی حالت میں کسی شخص کے لیے فصد جائز نہیں ہے۔ کیونکہ خون پر ہی تمام اعضاء اور ارواح اور حیات و صحت کا دار و مدار ہے۔ اس لئے اتنے قیمتی جو ہر کو کیونکہ کر ضائع کیا جا سکتا ہے (ارسطو) کا قول بھی یہی ہے کسی شخص کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ خون جیسے قیمتی جو ہر کو ضائع کرے بلکہ اس حالت میں خون کا عطیہ دنیا زیادہ مفید ہے (مولف)

فصد کرنے لوگوں کو کروانا چاہے ہے

وہ لوگ جن میں خون کی زیادتی ہو۔ اور اس سے ساتھ ساتھ سوزش بدن بھی ہو۔ دوران خون سر کی طرف جا رہا ہوا ان لوگوں میں فصد بہت زیادہ مفید ہے۔ دوسرے وہ لوگ جن میں دوران خون سر کی طرف ہونے سر درد ہوا اور آنکھوں میں سرخی ہو۔ ان کے لیے فصد مفید ہے۔ موسم ربیع میں فصد کرنا سب سے فائدہ مند ہے۔

فصد کے مقامات

مندرجہ ذیل مقامات فصد کے لیے کھولے جاسکتے ہیں۔ قیفال۔ اکحل۔ باسلیق۔ صافن۔ مابض۔ قیفال، اس رگ کو کوسرا رو بھی کہتے ہیں۔ یہ مقام انگوٹھے کے مقابلہ کہنی کے جوڑ میں واقع ہے۔ اس جگہ کا فصد منہ اور سر کی بیماریوں میں مفید ہے۔ اکحل، اس رگ کو ہفت اندام یعنی ہنر البدن بھی کہتے ہے۔ یہ رگ کلمہ کی انگلی و انگوٹھے کے پاس والی انگلی کے مقابلہ کہنی کے جوڑ پنج میں واقع ہے۔ اس جگہ کا فصد کرنا بدن کی تمام بیماریوں کے لیے مفید ہے۔ باسلیق، اس جگہ کا مقام درمیانی انگلی کے مقابلہ کہنی کے جوڑ کے سامنے واقع ہے۔ اس جگہ شریان کی ایک اور شاخ ہے جہاں سے نبض دیکھی جاسکتی ہے۔ اس جگہ پر احتیاط سے فصد کرنا چاہئے۔ کیونکہ نشتر اس شریان کو نہ لگے کیونکہ یہ شریان کے کٹنے سے اس کا خون بند کرنا بہت مشکل ہو گا اس جگہ کا فصد پاؤں کی بیماریوں اور گردیوں کے نچلے حصے کی بیماریوں کے لیے مفید ہے۔ صافن، یہ مقام ٹھنے اور پنڈلی پر انگوٹھے کے برابر واقع ہے۔ اس جگہ فصد کرنا عورتوں اور مردوں کی مخصوص بیماریاں کے لیے مفید ہے۔ مابض۔ یہ رگ گٹھنے کے نیچے اور پیچھے ہے اور یہ صافن سے زیادہ مفید ہے۔ اس جگہ کا فصد کر پیٹ کی بیماریوں، بواسیر، اور رحم کی تمام تکالیف کے فائدہ مند ہے۔

فصد (PHLEBOTOMY) اور جامہ

فصد میں کسی ورید کو کاٹ کر اندر ونی خون کو جسم سے نکالا جاتا ہے۔ اس کے مقابلے میں جامہ میں وہ خون نکالا جاتا ہے جو کہ انسانی جسم میں جلد کی طرف آ رہا ہوتا ہے کیونکہ عموماً چاند کی تاریخوں میں خون بھی جلد کی طرف آیا ہوا ہوتا ہے۔ اس لئے وہاں

سے عموماً وہی خون ہی نکالا جاتا ہے۔ جس میں خون کے مردہ ذرات بھی شامل ہوتے ہیں کیونکہ عرب اور دوسرے ممالک اور مذہل ایسٹ کے لوگ تو اناصحت منداور ہٹے کٹے ہوتے ہیں۔ اور کیونکہ وہاں کا موسم بھی گرم ہے اس لئے موسم گرم میں ان کے خون میں زیادہ جوش پیدا ہوتا ہے۔ اور خون کے جوش میں آنے سے جو امراض مثلاً سردرد، بلڈ پریشر وغیرہ پیدا ہوتے ہیں اور خون کے جوش کو فصل کے ذریعے نکال کر اس کی گرمی اور مقدار کو کنٹرول کیا جاتا ہے۔ اس لئے فصل صرف موٹے اشخاص اور گرم ملک کے رہنے والوں کے لیے مفید ہے اور فائدہ دیتا ہے۔ کمزور اور سرد علاقے والوں کے لئے فصل مناسب نہیں ہے۔ یہ بات سب کو معلوم ہے کہ ہمارے جسم کا درجہ حرارت اندر ورنی اور بیرونی 5-38 یا 5-96 ہے اگر اس درجہ حرارت میں تیزی آئے گی تو بخار کی علامات ہوں گی۔ اور اگر انسانی جسم کا درجہ حرارت 36 یا 1961 اس درجہ سے کم ہو گیا ہو گا تو انسانی جسم کے لیے بہت زیادہ نقصان دہ ہے اور اس سے کم درجہ حرارت ہم انسان زندہ نہیں رہ سکتا ہے۔

کمزور لوگ، سرد موسم میں جامہ کرنے سے پہلے ہم (FIRE CUPPIN) کر کے جسم کے درجہ حرارت کو اعتدال پر لاتے ہیں پھر جامہ کرتے ہیں۔ جس سے بہترین فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اور کوئی کسی قسم کی کمزوری اور پیچیدگی محسوس نہیں ہوتی ہے۔ چانپر فلسفی کے مطابق دنیا میں پانچ قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ چانپر فلسفی کے مطابق انسانی جسم میں پانچ قسم کے ایمنٹ پائے جاتے ہیں۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں۔ آگ۔ مٹی۔ میٹل۔ پانی۔ لکڑی۔ اور ان اجزاء سے مل کر انسان بنتا ہے۔ ان عناصر کا ایک توازن ہمارے جسم ہے۔ ہر آدمی کا ایک عنصر ہے۔ اور وہ عنصر جو اس میں زیادہ ہے۔ وہی اس کی پرستی Personality ہے۔ اور ہر عنصر کا ایک اپنا مزاج ہوتا ہے۔

Fire۔ آگ کے عضروالے لوگ سرخ رنگ کے ہوتے ہیں۔

چہرے گول اور چھوٹے ہوتے ہیں۔ چھاتی۔ کمر اور پیٹھے مضبوط ہوتے ہیں۔ بات بات پر خوش ہو جاتے ہیں۔ ان کو دولت کی پرواہ نہیں ہوتی ہے۔ اکیلا رہنا ان کو سخت ناپسند ہوتا ہے۔ لوگوں کی کمپنی پسند کرتے ہیں۔ گرمیوں میں جلد بیمار ہو جاتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ ڈپر شین اور نیند نہ آنے کی شکایت کرتے ہیں۔ اس طرح کے لوگوں میں دل کی بیماریاں بلڈ پریشر۔ اور کلو سٹریل کی بیماریاں عام ہوتی ہیں۔ Wood۔ لکڑی۔ کے مزاج کے لوگوں کے ہاتھ چھوٹے اور چہرہ لمبوترہ ہوتا ہے۔ کندھے چڑھے اور نوک دار تھڑی ہوتی ہے۔ ایسے لوگ موٹے ہوتے ہیں ان کا وزن زیادہ ہوتا ہے۔ وزن زیادہ ہو گا۔ ایسے لوگ ہر وقت کوئی نہ کوئی کام کرتے رہتے ہیں۔ اس عصر کے لوگ جلدی غصہ میں آجائے ہیں۔ ٹینشن لے لیتے ہیں۔ ان لوگوں میں اکثر سردرد رہتا ہے۔ درد شقیقہ کے زیادہ مریض ہوتے ہیں۔ بواسیر کے مریض بھی ہوتے ہیں۔ الرجی، ناک کے سارے امراض۔ السراس مزاج کے لوگوں میں اکثر پایا جاتا ہے۔

- زمین یعنی مٹی اس عصر کے لوگوں کا چہرہ گول بڑے پیٹ، ہاتھ، پاؤں، چھوٹے اور مضبوط اور پھٹے موٹے ہوتے ہیں۔ یہ بڑے پرسکون ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ اچھی خوراک کھاتے ہیں۔ اکثر موٹاپے کا شکار ہوتا ہے۔ ان لوگوں میں جوڑوں کا درد۔ کہنی کا درد اور گھٹنوں کا درد کا اکثر شکار ہوتے ہیں۔ عورتوں میں ماہانہ سرکل نارمل ہوتا ہے۔ مردوں اور عورتوں میں وزن گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔

- پانی۔ اس عصر کے لوگوں میں آنکھوں کے نیچے گہرے رنگ کے سرکل ہوتے ہیں۔ سر بڑھے اور کندھے چھوٹے ہوتے ہیں۔ عموماً پیٹ بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ ان لوگوں کی کمر دوسروں کے بہ نسبت زیادہ لمبی ہوتی ہے۔ اس عصر کے لوگ بہت زیادہ جذباتی ہوتے ہیں۔ اس عصر کے لوگ جلدی خوف زدہ ہو جاتے ہیں۔ پیشاب کی بیماریاں ان میں عام ہوتی ہیں۔ ان کو پیشاب بار بار آتا ہے۔ گردن اور مثانہ کی پتھریاں ان لوگوں عام ہوتی ہیں۔ اکثر تھکے ہوئے ہوتے ہیں۔

- دھات۔ اس عصر کے لوگوں کا چہرہ مریع نما، ہاتھ اور کندھے چھوٹے۔ اور پاؤں بھی چھوٹے ہوتے ہیں۔ تمام جسم پر کثرت سے بال ہوتے ہے۔ اس سے ٹھنڈے مزاج کے لوگ ہوتے ہیں۔ افسردہ اور غم زدہ رہتے ہیں۔ جوڑوں کے درد اس سے متعلقہ امراض کا اکثر شکار رہتے ہیں۔ سگریٹ کم پیتے ہیں۔ کیلا اور مالٹا شوق سے کھاتے ہیں۔

چاند کی تاریخوں کا انسانی جسم پر اثرات:

چاند ہمارے زمین سے قریب ترین ایک سیارہ ہے۔ چاند بذات خود تو ایک روشن سیارہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ سورج سے روشنی لے کر روشن ہوتا ہے اور ہم کو چمک دار اور روشن نظر آتا ہے۔

چاند کی اپنی ایک گردش ہے۔ یعنی ایک چکر ہے یہ چکر عموماً اٹھائیں دنوں کا ہوتا ہے۔

چاند کی اپنی ایک کشش ثقل ہے۔ اور بہت سے اثرات اس کشش کے زمین پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔

آپ نے غور کیا ہوگا۔ اور سمندر کے قریب رہنے والے لوگوں کو بخوبی علم ہوگا۔

کہ جوں جوں چاند کی تاریخیں بڑھتی جاتی ہیں۔ اسی ترتیب سے سمندر کی لہروں میں اضافہ ہوتا ہے اور چاند کی چودھویں تاریخ کو مکمل جوار بھاٹا ہوتا ہے۔

اور سمندر کی موجیں اور لہریں اتنی ہی طاقت سے بڑھتی ہیں اور اوپنی ہوتی جاتیں ہیں۔

سمندر اپنے اندر کوئی بھی غلاظت نہیں رکھتا ہے ساری غلاظتیں ساحل پر لا کر پھینک دیتا ہے۔ یہ قانون قدرت ہے کہ سمندر کے اندر کوئی بھی مردار نہیں رہ سکتا ہے۔

اور ہر غلاظت ساحل پر پھینک دی جاتی ہے۔

چاند کی کشش کے اثرات زمین پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔

اور

انسانی جسم پر بھی اس کے بہت زیادہ اثرات اثر انداز ہوتے ہیں۔ عورتوں نے خصوصی طور پر غور کیا ہوگا کہ ان کے زنانہ ہار مون اور حیض کی تاریخوں پر چاند کی گردش کے حساب سے بہت زیادہ اثر ہوتا ہے۔ عورتوں کا ماہانہ نظام عمومی طور پر اٹھائیں دن کا ہوتا ہے۔ اور چاند کی ایک مکمل گردش بھی عمومی طور پر اٹھائیں دن کی ہوتی ہے۔

ان دنوں میں چاند کی کشش ثقل کے اثرات ہم پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ہمارے انسانی جسم میں خون میں 80 فی صد پانی ہوتا ہے۔ اور یہی کشش ثقل ہم جسم پر اثر انداز ہوتی ہے۔

اکٹشہر کے رہنے والے لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ ہم کو کبھی بھی چاند کی تاریخوں کا ہمارے جسم پر اثر انداز ہونا محسوس نہیں ہوتا ہے۔ وہ لوگ صحیح کہتے ہیں۔ کہ ہم شہر کے رہنے والے لوگ ایک مصنوعی

Electromagnetic Filed میں رہ رہے ہیں۔ آپ کو پتہ ہونا چاہیے کہ بجلی کا ایک اپنا ایک مقناطیسی حلقوہ یا فیلڈ ہوتا ہے۔ ہمارے ارد گرد بجلی کی تاریں ہیں۔ ہمارے پورے گھر میں بجلی کی تاریں بچھی ہوئی ہیں۔ ہمارے سارے گھر کے آلات مثلاً افرتنج۔ ٹی وی۔ کمپیوٹر۔ مائیکرو اون۔

غرض ہر چیز بجلی سے چلتی ہے۔ اور ہم اسی گھر میں اسی مقناطیسی ماحول میں رہ رہے ہوتے ہیں۔ اس لیے ہم کو چاند کی تاریخوں کا پتہ ہی نہیں چلتا ہے۔

لیکن دیہات میں رہنے والے لوگوں کو اس بات کا بخوبی علم ہے اور وہ یہ جانتے ہیں کہ جب چاند کی چودہ تاریخ ہوتی ہے تو اس کا اثر جانور بھی محسوس کرتے ہے۔

ہمارے جسم کو خون کے ذریعے ہی سے خوراک ملتی ہے۔

خون کے ایک ذرے جس کو LEUCOCYTE کہتے ہے۔ اس کی عمر عموماً چالیس دن سے لے کر پچاس دن کی ہوتی ہے۔ یہ ذرات جب مر جاتے ہیں۔

تو پیشاب کے راستے سے جسم انسانی سے خارج ہو جاتے ہیں۔

نئے ذرات ہمارے جسم میں جگر کے ذریعے ہر وقت بون میرے Bone Marrow کی مدد سے بنتے رہتے ہیں۔ اور مردہ ذرات ہمارے جسم سے گردوں کے راستے سے خارج ہوتے رہتے ہیں۔

عموماً نوے فی صد مردہ LEUCOCYTES پیشاب کے ذریعے جسم سے نکل جاتے ہیں۔

اور تقریباً 5 فیصد سے لے کر 7 فیصد تک ذرے ہمارے جسم سے خارج نہیں ہوتے ہیں۔

ان کی مختلف وجہات ہوتی ہیں۔

مثلاً ذہنی تناؤ۔ ذہنی پریشانی۔ خوراک کا متوازن نہ ہونا۔ کمیکل ملی ہوئی ادویات کا استعمال کرنا اور UNL-فود اور اس طرح سے تیار شدہ چیزوں کا زیادہ استعمال بھی اس میں شامل ہے۔

چائیز فلسفی کے مطابق جگر ہمارے جسم کا بہت سے بڑا عضو ہے۔

اور سڑپس جگر پر بہت اثر انداز ہوتے ہیں۔

اس کے علاوہ دوسرا اعضاء رئیسہ مثلاً دل، دماغ، چھپڑے، آنتیں، گردے۔ مثانہ بھی متاثر ہوتے ہیں۔

دورانِ خون میں یہ مردہ سیل خون اور انرجی (QI) کے بہاؤ پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ دورانِ خون اور انرجی میں اس سے رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔

جس عضو کے راستے میں یہ مردہ سیل (QI) کا رکاوٹ کا باعث بنتے ہیں اسی عضو کے کام میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ عضو اپنا کام مکمل طور پر انجام نہیں دے سکتا ہے۔

بیماری کی علامات آجائی ہے اور ہم بیمار پڑھاتے ہیں۔

چاند کی کشش ثقل کا ہمارے اوپر اثر ہوتا ہے۔ ہمارے خون میں بھی جوش پیدا ہوتا ہے۔

جس طرح کا جوش سمندر کے پانی میں ہوتا ہے۔ اس طرح کا جوش ہمارا جسم پر بھی ہوتا ہے۔

چاند کی چودھویں تاریخ گزرنے کے بعد جو مردہ سیل ہیں وہ ہماری جلد کے قریب آ جاتے ہیں۔

اس لئے جدید سائنس کے مطابق چاند کی سترہ، انیس اور اکیس تاریخوں میں جب کہ سارے گندے مواد جلد کے قریب آ کر رہ جاتے ہیں۔ ان دنوں میں جمامہ کروانا سب سے بہتر ہے۔

مصر۔ کوریا۔ اور تائی وان میں ایک ریسرچ ہوئی ہے جس کے مطابق ایک گروپ کے لوگوں کا عام دنوں میں جمامہ کیا گیا۔ اور دو سرے گروپ کا چاند کی تاریخوں کے حساب سے اور سنت کے دنوں میں جمامہ کیا گیا۔ ان دونوں گروپوں کا خون جو جمامہ کے ذریعے نکالا گیا تھا۔ ان کا لیباڑی میں معائنہ کیا گیا۔

پہلے گروپ کا خون میں مردہ زرات یعنی Dead Leucocytes کی تعداد چالیس سے پچاس فیصد کی تھی۔ اور دوسرے گروپ کے خون میں مردہ ذرات کی تعداد اسی فی صد سے لے کر نو فیصد تھی۔

اسی طرح سائنس سے بھی یہ بات ثابت ہو گی ہے کہ سنت کے مطابق چاند کی سترہ۔ انیس۔ اور اکیس تاریخوں کو جمامہ کروانے سے ہم کو سب سے زیادہ فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔

حدیث ڈالنی ہے

اور حضور اکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جامدہ کروانے کے بہترین دن چاند کی سترہ، انپس، اور اکیس تاریخیں ہیں ان میں جامدہ کروانے سے آپ کو مکمل شفاء ملے گی۔

جامدہ کے بارے میں احتیاطیں:

جامدہ کرنے کی بھی بہت زیادہ احتیاطیں ہیں۔ اس شخص کا جامدہ نہ کریں جس کو بہت زیادہ پسینہ آ رہا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس شخص کے جلد کے مسام پہلے ہی کھلے ہیں۔ اس کی وجہ سے اس کے جسم میں پہلے سے ہی کمزوری ہے۔ اگر اس شخص کا جامدہ کریں گے تو وہ اس کا خون زیادہ نکلے گا اور کمزوری محسوس کرے گا۔ دوسرے وہ مریض جو کہ Hemophilia کے مریض ہیں۔ کیونکہ اس میں مریضوں میں خون کے جنمے والے مادے نہیں ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر ان کا جامدہ کر دیا جائے۔ تو ان کا اخراج خون نہیں رکتا ہے اور خون کے نہ رکنے سے خطرناک صورت حال پیدا ہو سکتی ہے۔ وہ اشخاص جو کہ خون کو پتلا کرنے کی دوائے رہے ہیں۔ ان کو بھی جامدہ نہیں کروانا چاہیے۔ کیونکہ زیادہ خون نکلنے سے کمزوری اور خطرناک صورت پیدا ہو سکتی ہے۔ جہاں جسم پر خارش اور پھوڑے پھنسی ہوں اس جگہ پر بھی جامدہ نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ جلد پر پہلے ہی اور جب اوپر سے جامدہ کا زخم ہو گا تو ہو *Infection* اپرے جسم میں بھی پھیل سکتا ہے۔ جب مریض میں خون کی کمی ہو اور آرٹرن کی مقدار کم ہو تو بھی جامدہ نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ آرٹرن سے ہی جسم خون کے سرخ ذرات بنتے ہے اور خون کے سرخ ذرات ہی آسیجن جذب کر کے پورے جسم کو سپلانی کرتے ہیں۔ اس لئے جامدہ کرنے سے سانس کی تکلیف کے علاوہ اور کمزوری بھی مریض کو ہو سکتی ہے۔

جامدہ کن مقامات پر کیا جائے:

اس کا فیصلہ ہم اس طرح کر سکتے ہیں۔ سب سے پہلے ہم حدیثوں کی مدلیں گے۔ کہ کون سے مقامات پر اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جامدہ کروا یا۔ اور پھر ہم حدیثوں سے بھی رہنمائی لیں گے۔ اس کے علاوہ جہاں لوگ جامدہ کر رہے ہیں وہاں کی ریسرچ کا فائدہ اٹھایا جائے۔ جامدہ ایک قدیم ترین طریقہ علاج ہے۔ مصر کی قدیم تاریخ سے بھی ایسے شواہد ملے ہیں۔ جو کہ ثابت کرتے ہیں کہ ہاں پر بھی لوگ جامدہ کرتے رہے ہیں۔ چنانا میں بھی اس طریقے سے علاج ہوتا رہا ہے۔ اور ہورہا ہے۔ اور ان کی قدیم کتابوں میں بھی اس کا ذکر ہے۔ جامدہ کے بارے میں اسلامی ممالک میں جو بھی کتب دستیاب ہیں۔ ان میں جامدہ کے بارے میں اچھی معلومات ہیں۔ لیکن جامدہ کن مقامات پر کیا جائے۔ اس پر تفصیل سے معلومات نہیں دی گئی۔

ہے صرف مقامات کی نشان دہی کی گئی ہے یہاں کیوں کیا جائے اور اس کے کیا فوائد ہیں۔ ان کا ثبوت نہیں دیا گیا ہے کہ ان مقامات پر کیوں حجامہ کے جائے۔ اس کے مقابلے میں چائنا اور کوریا میں بہت ساری کتب دستیاب ہیں۔ جن میں ان مقامات کی تفصیل سے بتایا گیا ہے۔ کون کون سے مقامات سے خون نکالنا صحیت کے لیے بہتر ہے۔ اس لیے ایک حمامہ تھراپسٹ سے زیادہ بہتر وہ لوگ ہیں جن کو حمامہ کی پوری فلاسفی کا علم ہے، اس لیے حمامہ ان لوگوں سے کروایا جائے۔ جو کہ مکمل تشخیص کے بعد ان مقامات پر حجامہ کریں گے۔ جس سے آپ کو مکمل شفافی سکے۔ ہزاروں سال سے چائیز لوگ آ کو پنچھر کر رہے ہیں۔

چائیز ڈاکٹرنیس اور زبان سے تشخیص کر کے یہ معلوم کر لیتے ہیں۔ کہ کن عضاء میں بیماری ہے۔ اور وہ اپنا صحیح کام نہیں کر رہے ہے اس آرگن کے اپیشنل پوائنٹ پر حجامہ کرنے سے بہت زیادہ فائدہ ہوگا اور یہ پوائنٹ باقاعدہ ہیں اور سال ہا سال سے ان مقامات پر حجامہ ہو رہا ہے۔ جدید ریسرچ کے مطابق ہماری کمرسہ سے زیادہ متاثر ہوتی ہے۔ اور چائیز فلاسفی کے مطابق کمر پر ہر عضو یعنی Transport point کا ایک شو پوائینٹ Shu point یعنی Organ ہے۔ اور جب اس جگہ پر حجامہ ہوگا۔ تو بہت زیادہ فائدہ ہوگا۔

اسی طرح چھاتی اور پیٹ پر Front Mu point ہیں۔ اور ان سب کا ذکر چائیز کی سب سے پرانی کتابوں میں ہے۔ Nei Jing. Chapter 51 of the "Ling Shu" lists the

Back-Shu points of the five Zang.

اسی طرح انسانی جسم کے ہر عضو پھیپھڑے۔ دل۔ دل کی جھلی۔ تلی۔ جگر۔ معدہ۔ چھوٹی انٹریاں۔ بڑی انٹریاں۔ پتہ۔ مثانہ۔ گردے۔ ان سب کے کمر پر مخصوص مقامات ہیں۔ یہاں ان کے مقامات پر حجامہ کرنا ان سب کی تکالیف کا مکمل علاج ہے۔ اس لیے مکمل تشخیص کے بعد حجامہ کروانا آپ کی سب بیماریوں کے فائدہ مند ہے،

حضور اکرم محمد ﷺ کی طبیعت ناساز ہوئی تھی

تو آپ نے اپنے دونوں کندھوں کے درمیان حجامہ کروایا تھا۔ یہ ہمارے لیے ایک گاہذ لائن ہے۔

اس لیے لوگ ان کو سنت کے پوائنٹ بھی کہتے ہیں۔ یہ کون سا مقام ہے۔

ریڑھ کی ہڈی ہمارے دونوں کندھوں کے بلیڈ کے درمیان ہے۔ ریڑھ کی ہڈی کے درمیان میں سے ہمارے پورے جسم کا اعصابی نظام گزر رہا ہے۔ ریڑھ کی ہڈی میں خون نہیں ہوتا ہے اس میں سیرم serum ہوتا ہے۔

اس لیے ہڈی پر حجامہ کرنے سے فائدہ زیادہ نہیں ہوگا۔ اس کے مقابلے میں مثانہ کا پورا چینل channel دو دفعہ ریڑھ کی ہڈی کے قریب سے گزرتا ہے۔ پہلی دفعہ ریڑھ کی ہڈی سے دوانگی کے فاصلے سے اور دوسری دفعہ چارانگی کے فاصلے سے گز رہا ہے۔

اس سے کمر کے وہ مقامات پر جہاں پر ہر عضو کے shu point ہیں۔ وہاں حجامہ کرنے سے حیرت انگیز فائدہ ملتا ہے۔

اس کے علاوہ جو لوگ حجامہ کر رہے ہیں وہ ان تین چار مقامات پر حجامہ کرتے ہیں جہاں پر درد ہے۔ وہاں پر حجامہ کرتے ہیں۔

ایران اور دوسرے چند ممالک میں حجامہ کے بارے میں جو کتب یا ریسرچ شائع ہوئی ہیں۔ ان میں بھی چند مقامات کی نشان دہی کی گئی ہے۔ جہاں پر حجامہ کر سکتے ہیں۔ لیکن ان کے پاس اس بات کے کوئی شواہد موجود نہیں ہیں۔ عبدالرحمان اور کثیر ولید ابن ثوبان ان کے والدالیع کیشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ اپنے دونوں مونڈھوں کے درمیان حجامہ کر داتے تھے۔

تصویر لگانی ہے

چند یا یا گدی کا مقام

2. عمر نے کہا کہ میں نے جب کچھنے اپنی چند یا پر لگائے تو میری عقل یعنی یادداشت جاتی رہی۔ یہاں تک کہ نماز میں سورۃ فاتحہ لوگوں کو بتانے پر پڑھتا تھا۔

اور میڈیکل کی تعلیم کے مطابق اس جگہ سے ہمارے پورے جسم کا اعصا بی نظام گذر رہا ہے۔ اور حجامہ اس مقام پر کرنے سے اس مقام کی کوئی نزو nerve متاثر ہو سکتی ہے اور اس سے تو انسانی جان کو خطرہ ہو گا۔

چائنریسرچ کے مطابق یہ مقام گودہ (MARROW) کا سمندر ہے۔

اور پتہ، جگر، مثانہ کے چینل (CHANNEL) کے پاؤنٹ یہاں ملتے ہیں۔

اور اس کو چرکیٹ بھی کہتے ہیں۔ ہوا (WIND) ہمارے اندر سو قسم کی بیماریاں پیدا کر سکتی ہے۔ اور یہ وہ مقام ہے جو تقریباً سو بیماریوں کا مرکز ہے۔ سر درد، چکر کا آنا، کانوں میں بیٹھیوں کا سنا، ناک کا بند ہونا، بے ہوشی، سکتہ، مقصد اور حرم کا اپنی جگہ سے مل جانے میں بہت زیادہ فائدہ مند ہے۔

تصویر لگانی ہے نمبر ا



اس مقام کو (DU-16) یا ہوا کا پوائنٹ کہا جاتا ہے اور اس کو MEDULLARY BULB کہا جاتا ہے۔ اس مقام پر جامہ کرنا بہت زیادہ خطرناک ہے اور اس مقام پر زور سے جامہ کرنے سے اعصاب متاثر ہو سکتے ہیں اور ساری پیچیدگیاں آسکتی ہیں۔ اس لئے یہ ایک منوع مقام ہے۔ اور اس مقام پر آ کو پنکھ کرنا بھی کچھ TEXT کی کتابوں میں نہ کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔

sj-16 st-9 li-18 گردن پر جامہ

گردن میں پورے انسانی جسم کا اعصابی نظام اور دوسری طرف پورے جسم کو خون لے جانے اور واپس لانے کا پورا نظام گزرتا ہے اور شہرہ رگ بھی اسی مقام پر ہوتی ہے تھائی رائیڈ گائیڈ بھی نزدیکی کے پاس اور ارد گرد ہوتے ہیں اور گردن کی پشت پر گردن کے مہروں میں اعصابی نظام گزرتا ہے۔ لہذا اس مقام پر بہت زیادہ احتیاط سے جامہ یا آ کو پنکھ کر کیا جاتا ہے۔ لیکن اگر مجبوری کی حالت میں کرنا پڑے تو پھر بھی اس کے مقابلے میں دوسرے پوائنٹ موجود ہیں جہاں سے مطلوبہ نتائج حاصل کیے جاسکتے ہے۔ اس مقام پر جامہ کرنے یا آ کو پنکھ کرنے کا (DEADMAN) کی سب سے مستند اور مشہور کتاب ہے اور یہ آ کو پنکھ کر کا انسلکو پیڈیا ہے اس میں بھی گردن کے مقام کو خطرناک مقام کہا گیا ہے۔ اور احتیاطیں بتائی گئی ہیں۔ اس لئے ان مقامات پر ڈاکٹر کو بہت کم پریشرا اور آرام سے جامہ کرنا چاہیے ورنہ مریض بہت جلد ہوش جائے گا۔ یا کوئی دوسری پیچیدگی پیدا ہو جائے گی۔

سر پر جامہ

du-20- shi SISHENCONG (M-HN-1

Four Alert Spirit

اس کا مقام سر کے اوپر کام مقام ہے۔ اس مقام کو معلوم کرنے کے لیے سب سے بہتر طریقہ یہ کہ کان کی سب سے اوپر کی لو سے ایک خط کان کی دوسری طرف کھینچا جائے۔ پھر ناک کی سیدھے سے گردن کی پہلی طرف خط کھینچا جائے۔ توہ درمیان میں وہ جگہ جہاں دونوں خط ملیں۔

وہ مقام Du-20 کا ہے۔ اس کی ارڈگرد ایک انچ گول دائرے کی کی جگہ کا مقام کو Si Sheng cong کہتے ہیں۔ اس جگہ کا حجامہ کرنے کے بے شمار فوائد ہیں۔

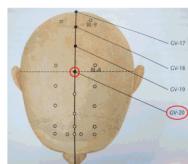
تمام قسم کی ذہنی بیماریاں کے لیے مفید ہے۔

اس کو Four Alert sprit بھی کہتے ہیں۔ یہ مقام دسویں صدی میں معلوم کیا گیا۔

یہ مقام مرگی۔ نفسیاتی بیماریوں۔ ڈپریشن۔ نیند کا نہ آنا۔ غمی۔ افسردگی۔ کے لیے مفید ہے۔

اس مقام کا حجامہ کرنے سے دماغ کی یاداشت تیز ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ غم کو دور کر کے دل کی دھڑکن کو بھی دور کرتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقام پر سچنے لگوائے۔ اپنے سر پر یعنی (فرق) فرق سر پر وہ مقام ہے۔ جو بالوں کے پیچ میں جوراہ نکالتے ہیں۔ اس کو یہ فرق کہتے ہیں۔ چائیز آکونچر میں یہ مقام (DU-20) بتتا ہے۔ چائیز فلاسفی کے مطابق سر پر حجامہ کرنے کا بہترین مقام ہے اس سے عقل تیز ہوتی ہے اور یاداشت زیادہ ہوتی ہے اور خیالات کا مخجم یہ پوائنٹ ہے۔



تصویر نمبر ۲

انتڑیوں کی تکلیف کے لیے: DACHANGSHU BL-25

Large Intestine Shu

چائیز میڈیکل کے مطابق اس کا نام DA CHANG SHU ہے۔ یہ مقام LUMBER VERTEBRA ہے۔ اور یہ PARASPINAL MUSCLE (L-4 سے L-5) سے 5-1 انچ باہر کی طرف کے مقام پر ہے۔ اور یہ BACK SHU intestine میں ہے۔ اس مقام پر حجامہ کرنے سے مندرجہ ذیل فوائد ہیں۔

انتڑیوں کی درد دور ہو جاتی ہے۔ اور تمام رکاوٹیں جو انتڑیوں میں ہیں ہیں درد کو دور کرتا ہے۔

کمر کی ہڈیوں کی تمام تکالیف اور ٹانگوں کے درد کے لیے بھی مفید ہے۔

bl-40 گھٹنے کی تکلیف کے لیے:

گھٹنے کے پیچے جب ٹانگ کو فولڈ کیا جائے اور جو کریز بنے گی اس کا یہ مقام ہے۔ اس کا نام SWIZHONG جس کو SEMITEN بھی کہتے ہیں یہ مقام دونوں پُٹھوں MIDDLE OF CROOK اور BILEPS-FEMOBIS پر ہے۔

DI NO SUS کے درمیان واقع ہے۔ اس مقام پر TIBIAL NERVE اور PUPILARY ARTERY گزرتی ہیں۔ ان کو بچانا ہر حال میں ضروری ہے۔

تصویر نمبر ۳



یہ ٹھنٹنے کے درد کے لیے سب سے زیادہ مفید پوائنٹ ہے۔ درد دور ہو جاتی ہے۔ خون ٹھنڈا ہوتا ہے۔ اور مثانے کی تکلیف میں بھی مفید ہے۔ کمر درد میں فائدہ مند ہے ٹانگوں کے درد کے لیے اچھا ہے۔ اور کمر کی سختی دور کرتا ہے ٹانگوں کے درد کیلئے بھی مفید ہے۔

پنڈلی کے درمیان کام مقام: BI 57

پنڈلی کے درمیان کے پوائنٹ کو SUPPORT OF MOUNTAIN بھی کہا جاتا ہے اس مقام کو معلوم کرنے کے لیے مریض کو الٹا لٹائیں۔ اور اپنے ہاتھ کی انگلی شہادت کو پنڈلی کے درمیان اوپر کی طرف لا سکیں جہاں پر دونوں پٹھے GASTRO CNEMIUS بنتے ہیں اس جگہ پر یہ مقام ہے اور دوسرا طریقہ یہ ہے۔ کہ ٹھنٹنے کی ہڈی سے تقریباً آٹھ انچ اونچا ہو گایہ کر درد کے لئے مفید ہے۔

Heel کے مقام پر درد کو فائدہ دیتا ہے۔ بواسیر کو فائدہ مند ہے۔ بواسیر کی دونوں قسموں کی یعنی خونی اور بادی بواسیر میں فائدہ مند ہے۔ مقدود کی تمام تکلیف میں فائدہ مند ہے۔

لنگڑی کے درد، چلنے پھرنے میں دشواری، ٹانگوں کی کمزوری کو بھی دور کرتا ہے۔

نام لکھنا ہے۔

بाहر کی طرف ٹھنٹنے کے مقام اور ACHILLES پٹھے کی درمیان یہ مقام ہے۔ ٹھنٹنے کا سب سے اونچا مقام کی سیدھی میں باہر کی جانب ہے۔

تصویر نمبر ۳



اس مقام پر جامہ کرنے سے سارے جسم کا درد ٹھیک ہو جاتا ہے۔ خصوصاً کمر درد اور ساری لمبرسیان LUMBER SPINE کیلئے مفید ہے۔ سردر کو بھی فائدہ مند ہے۔

BI-12 کھانی ٹھنڈ لگنا۔

یہ مقام جہاں کندھوں کے بلیڈ شروع ہوتے ہیں۔ اور ریڑھ کی پڑی اور کندھوں کے مقام پر ہے اس کو Wind gate یعنی کہتے ہیں۔ اور یہ مقام جہاں پر paraspinal کے پٹھے ہیں ان کی سب سے اوپر جگہ پر واقع ہے۔ گردن میں درد۔ گردن کی سختی۔ کندھوں میں درد۔ اور نیند کا نہ آنا۔ گرم سرد ہونے سے تمام تکالیف سردی سے زکام ٹھنڈ لگنا۔ ناک سے پانی بننے کے لیے فائدہ مند ہے۔

BI-13 سانس کی بیماریاں

کندھے کی ہڈی جہاں سے خم کھا کر نیچے کی طرف جاتی ہے اور ریڑھ کی ہڈی کے درمیان یہ مقام ہے۔ اس مقام کو پھیپھڑوں کا SHU مقام کہا جاتا ہے۔ اور تیسرا T-3 VERTBRA کی سیدھ میں ڈیڑھ انچ ہڈی سے دور ہو گا۔ اس مقام پر جامہ کرنا پھیپھڑوں کی ساری بیماریوں کے لیے فائدہ مند ہے۔ دمہ، سانس میں رکاوٹ، بلغم کی زیادتی، گرمی کی زیادتی، کمر اور کندھے کی درد کیلئے مفید ہے۔

تصویر نمبر ۵



دل کی بیماریوں کے لئے:

دل کی بیماریوں کے لیے یہ پوائنٹ بہت زیادہ فائدہ مند ہے۔
اس کو دل کا (HEART SHU) پوائنٹ کہتے ہیں۔ یہ 5-T کے مقام سے ڈیڑھ انچ باہر کی طرف ہے اور یہ کندھے کی ہڈی اور ریڑھ کی ہڈی کے درمیان ابھار ہوتا ہے یہ پوائنٹ اس مقام پر ہے۔

تصویر نمبر ۶

دل کو طاقت دیتا ہے۔
دل کو سکون دیتا ہے۔
دل کی گرمی کو دور کرتا ہے۔
چھاتی کی گھٹن کو دور کرتا ہے۔
دل کی گھبراہٹ میں فائدہ مند ہے۔
نیند کی کمی اور ذہنی پریشانی کو دور کرتا ہے۔
بھول جانے کی عادت میں بھی فائدہ مند ہے۔

دوسرابڑا پوائنٹ Heart - 9

یہ پوائنٹ سب سے چھوٹی انگلی کی ناخن کی جڑ لے ساتھ اندر کی طرف واقع ہے۔ اس جگہ کا جامہ کرنا بھی دل کے امراض کے لیے فائدہ مند ہے۔ دل کے درد جب چھاتی میں درمحسوس ہوتا ہو اور دل کی دھڑکن بھی تیز ہو۔ چھاتی پر بوجھ محسوس ہوتا ہو۔ یا آدمی بے ہوش ہو رہا ہو۔ جب درد ہاتھ سے شروع ہو کر کہنی تک آتا ہو۔ یا درد بغل سے ہو کر کہنی تک آیا ہو۔ ان حالات میں یہ مقام بہت فائدہ مند ہے۔
چھوٹی انگلی کے ناخن کے باہر کی طرف ناخن کی جڑ کے پاس دوسرا مقام جس کو 1- Small Intestine کہتے ہیں۔

اس مقام کے بھی وہی فوائد ہیں۔
ان دونوں کا اکٹھا جامہ کرنا دل کی تمام امراض کے لیے فائدہ مند ہے۔

اس کے علاوہ بازوں ہو گردن اکڑی ہوتی ۔ ہو کندھے میں درد ہو ان حالات میں فائدہ مند ہے۔

گردن پرجامہ

بہت ساری کتنا بول اس کی ذکر ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے گردن کے مقام پرجامہ کروایا تھا۔

چائیز فلاسفی کے مطابق یہ مقام جنت کی کھڑکی ہے۔

اس جگہ پر گردن ساتھ تین مقامات معدہ کا نمبر 9 . si-16 . ii-11 ساتھ ہیں۔

اور ایک ہی کپ سے ان تینوں کا اکٹھا جامہ ہوتا ہے۔

گردن ہمارے جسم کا بہت ہی نازک حصہ ہے۔ یہاں سے خون کی ساری رگیں اور سانس کی نالی گزرتی ہیں۔

یہاں سے نیچے carotid Artery and jugular vein دنouں گزرتی ہے۔

اور گردن کی پچھلی طرف ہمارے جسم کا سارا اعصابی نظام گزر رہا ہے۔

ذراسی بھی بداحتیاتی خطرناک صورت حال پیدا کر سکتی ہے۔

اس جگہ پرجامہ کرنے سے مندرجہ زیل فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔

گلے کی سوزش۔ گھلٹر۔ نگلنے کی تکالیف گردن میں درد اکڑا اور گردن کو موڑتے ہوئے درد کا ہونا

ان سب حالات میں مفید ہے۔

نوٹ۔ یہاں پرجامہ بہت ہی مجبوری کی حالت میں اور نہایت ہی تجربہ کار سے کروانا چاہیے۔

تصویر لگانی ہے۔

بـ18: جگر کی بیماری کے لیے

گان شوکو جگر کا SHU U پاکٹ کہا جاتا ہے یہ مقام 9-T سے ڈیڑھ انچ باہر کی طرف ہے۔

جہاں پر کندھے کی ہڈی ختم ہو رہی ہے

اور یہ ہڈی کے درمیانی پٹھے جس کا نام PARASPINAL ہے اس کے ابھار پر ہے۔

جب جگر میں زیادہ گرمی ہوگی۔ اس حالت میں جگر کی گرمی دماغ کی طرف جائے گی۔

جس سے آنکھوں میں سرخی اٹھی گی اور خارش ہوگی۔ اور نظر دھنڈ لائپن کا شکار ہوگی۔

جب جگر کی خرابی کی وجہ سے معدہ اور جگر کے مقام پر درد ہو۔ بھاری پن کا احساس ہو۔ جب جگر کی گرمی کی وجہ

سے بہت زیادہ غصہ آئے۔ اور دماغ ماذف ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ ڈپرشن کا شکار ہو۔

تو یہ مقام کافی فائدہ مند ہے۔

تصویر ۷



اس مقام پر جامہ کرنے سے جگہ مضبوط ہوتا ہے۔ جگہ کے خون کو طاقت دیتا ہے۔ خون کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ آنکھوں کیلئے بہت زیادہ مفید ہے۔ آنکھوں کی سرخی دور کرتا ہے۔ غصہ کو دور کرتا ہے۔ ذہن کو پریشان کن خیالات سے بچاتا ہے۔ گردن کی ہڈیوں اور یڑھ کی ہڈیوں کے لیے فائدہ مند ہے۔

u

گردے کی بیماریاں BL-23

گردوں کے لیے اس کا نام شن شو ہے اور یہ گردوں کا UL SHU پاؤنٹ ہے۔

یہ یڑھ کی ہڈی 2-L کے مقام سے ڈیڑھ انج باہر کی جانب س

سے بڑے پٹھے PARASPINAL MUSCLES کے مقام پر ہے۔

تصویر نمبر ۸



یہ مقام گردوں کی تمام بیماریوں کے لیے مفید ہے۔

چائیز فلسفی کے مطابق بیماری ہر قسم کی جنسی سرگرمیوں کی ذمہ دار ہے۔

گردے زندگی کے ESSENCE (جوہر) کو سٹور کرتے ہیں اور یہ ESSENCE (جوہر) ہماری زندگی اور صحت کے لیے بہت ضروری ہے۔ چائیز فلسفی کے مطابق گردوں کا تعلق کانوں سے ہے۔

اس لئے کان کی تقریباً تمام بیماریوں کے لیے فائدہ مند ہے۔

کانوں میں شور یا گھٹیوں کا شور۔

اونچا سنسنا۔ کان کی خرابیوں کی وجہ سے چکر آنا۔ اور بہرہ پن کے لیے مفید ہے۔

عورتوں کی تمام بیماریوں بانجھ پن۔ رحم کی خرابیاں ماہواری کی خرابیاں۔

سرخ یا سفیدرنگ کا لیکور یا اور رحم کا ٹھنڈا ہونے میں مفید ہے۔

مردوں کی بیماریاں منی کا پتلا ہونا۔ جلدی فارغ ہوجانا، جنسی کمزوری میں فائدہ مند ہے۔

ہڈیوں کی تمام بیماریوں کے لیے حمامہ

دوسرابڑا مقام حمامہ کرنے کے لیے D-14 ہے

یہ مقام C-7 کے مقام کے ابھار کے نیچے ہے۔ یہ مقام معلوم کرنے کے لیے آپ مریض کو گردن آگے طرف ذرا جھکانے کا کہیں گے اور 7-C کا مقام اوپر آجائے گا۔ اور بڑی آسانی سے معلوم ہو جائے گا۔ اس مقام سے ڈیڑھ انچ باہر کی طرف ایک مقام ہے۔

اس کو چائیز آ کوپنگر کے حساب سے Small Intestine-15 کہا جاتا ہے۔

یہ پاؤسنٹ خون کا سمندر ہے اور ہڈیوں کا HUI مینگ پاؤٹ بھی ہے۔ یہ مقام ایک دوسرے سے صرف ایک انگلی کے فاصلے پر ہیں۔ اس طرف ایک ہی بڑا کپ لگانے سے دونوں مقامات کا ایک ہی وقت میں حمامہ ہو سکتا ہے ہڈیوں کی تمام بیماریوں کے لیے بہت زیادہ مفید ہے۔

ہڈیوں کے مہروں کی سوجن، گردن میں سختی، ریڑھ کی ہڈیوں کے درد کیلئے بہت زیادہ فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔

کھانسی اور پھیلپھڑوں کی بیماریوں میں بھی بہت مفید ہے۔ سر درد، سرکا بھاری پن، غنوڈگی میں فائدہ مند ہے۔

احتیاط C-7 کے اوپر کے مقام پر بہت احتیاط کرنی ہوگی۔ کیونکہ اس کے نیچے سے پورا اعصابی نظام گزر رہا ہے۔ معدہ، سانس کی تکالیف اور دل کی تکلیف کے لیے۔

ان سب تکلیف کے لیے سینے کے مقام پر حمامہ کرنا فائدہ مند ہے۔

اور سینے میں سٹرنم STERNUM کے درمیانی مقام پر جس کو ZHONG SHAN کہتے ہیں۔

اس مقام پر حمامہ کیا جاتا ہے یہ مقام طاقت (QI) کا سمندر ہے۔

تصویر نمبر ۹

دل کی بیرونی جھلی یعنی PERICADIUM کا IMU پاؤسنٹ ہے۔

یہاں پرتلی، معدہ، گردنے، چھوٹی انترڈیوں کے پاؤسنٹ کا ملنے کا مقام ہے۔

غرض ان سب تکالیف کے لئے جوان اعضاء کی خرابی کے باعث ہوں ان امراض کیلئے فائدہ مند ہے۔

اس مقام کو اسی طرح بھی معلوم کیا جاسکتا ہے۔ کہ دونوں کی دونوں NIPPLE کے درمیان سٹرنم ہڈی پر ہے۔ جب کھانی ہو، دمہ کی شکایت اور تنگی سانس ہو۔ اور چھاتی پر درد محسوس ہوتا ہے۔

کھانا ٹھیک طریقے سے ہضم نہ ہوتا ہو۔ تیز ابیت معدہ ہو، دل یا جی متلا تا ہواں کے لیے فائدہ مند ہے۔ جب گھڑ GOITRE کی تکلیف ہو تو پھر بھی فائدہ ہے۔
کارپل ٹنل: carpal tunnel

sj- 6 and sj -7

یہ بیماری عموماً ان لوگوں کو ہوتی ہے جو کہ کمپیوٹر پر زیادہ کام کرتے ہیں ان کی کلائی کی صحیح پوزیشن نہ ہونے کی وجہ سے کلائی پر درد رہتا ہے اور وہ کام کرنے سے معدود رہ جاتے ہیں۔

اس میں اس جگہ کلائی کی باہروالی سائیڈ پر کلائی کے ٹخنے سے تقریباً 3 انچ نیچے RADIUS کے پر جامہ کرنا بہت زیادہ مفید ہے۔

اس جگہ جامہ کرنے سے آنکھوں کا درد، گلے کے سوزش سے فائدہ ہوتا ہے۔ کندھے کا درد، ہاتھ کی انگلیوں کا سن ہو جانا میں بہت زیادہ مفید ہے۔ یہ پاؤنٹ جگر کی گردی، جسم میں گردی کی زیادتی اور چہرے کی گرمی میں مفید ہے۔ جب چھاتی میں درد زیادہ ہو اور بوجھ محسوس ہو اور پیٹ میں بھی بوجھ ہو تو اس پاؤنٹ پر جامہ مفید ہے۔

نچلے ڈھر سے جریان خون کے لیے

sp-1 and liv -1

یہ دونوں مقامات پاؤں کے انگوٹھے پر ناخن کی جڑ میں دونوں طرف واقع ہیں۔

باہر کی طرف تی ہے اور اندر کی جانب جگر کا مقام ہے۔

نچلے حصے یا ڈھر میں ہر قسم کی جریان خون کے لیے مفید ہے۔ خون رحم سے جاری ہو۔ اور وہ رک نہ رہا ہو۔ پیشاپ میں خون آرہا ہو۔ پاخانہ میں خون آرہا ہو۔

تو ان دونوں مقام کا اکھٹا جامہ کرنا فائدہ مند ہے۔

پاؤں اور گٹھنے کی سوزش کے لیے

sp-9 یہ مقام گھٹنے کے نیچے ان کی طرف جہاں پر دونوں بڑی ہڈیاں ختم ہوتی ہے۔
وہاں پر ہاتھ سے دبانے سے جو گھٹ رکھتا ہے۔ اس جگہ پر جامہ کرنا سے گھٹنے کا درد اور سوجن کے لیے مفید ہے۔
اس کے علاوہ پیش اپ میں جلن۔ لیکور یا اور پاؤں کی سوزش میں فائدہ مند ہے۔

SP- 10 ہر قسم کی خارش کے لیے
یہ مقام گھٹنے کے patella سے دو انگلی اور اندر کی طرف واقع ہے۔
اس مقام کا صحیح معلوم کر کے لیے اپنے ہاتھ کی داہیں ہتھیلی کو گھٹنے کے PATELLA کے اوپر رکھیں۔
اور انگلیاں 45 درجے کے زد ایسے پر کھلی ہوئی ہوں۔ اور جہاں انگلی شہادت آئے۔
اس جگہ کا جامہ کرنے سے ہر قسم کی خارش جو کہ خون کی گرمی کی وجہ سے ہو درد ہو جاتی ہے۔
یہ مقام خون کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ عورتوں میں شرمگاہ کے قریب خارش کو دور کرتا ہے۔
ماہوری کے درمیان پیلے رنگ کے خون آنے کے لیے مفید ہے۔

لگلے کی تکالیف کے لیے LU-11

اس کی جگہ انگوٹھے کے ناخن کی جڑ پر باہر والی سائیڈ پر ہے۔ اور ناخن کی جڑ سے 10.1 انچ باہر والی سائیڈ پر ہے۔ ٹھنڈا اور گرم ہونے سے والی جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ ان کے لیے مفید ہے۔ لگلے کی تکالیف درد اور سوزش۔ لگلے کے غددوں پر ہوئے ہو۔ اس مقام پر چار سے پانچ قطرے خون نکالنا بہت فائدہ مند ہے۔

لقوہ اور کندھے کی تکالیف کے لیے LI-11

اس جگہ کو معلوم کرنے کے لیے ہاتھ کو فولڈ کرنے سے جو سب سے بڑا بھار کہنی کے جوڑ پر باہر کی طرف ہوگا۔ وہ اسکا مقام ہے۔
اس جگہ جامہ لقوہ کے فائدہ مند ہے۔ اس کے علاوہ ہاتھ کے جوڑوں کے درد۔ سارے جسم پر خارش جلدی امراض اور بلڈ پر لیشر کے واسطے بھی مفید ہے۔

گھٹنوں کے درد اور چھاتیوں کی تکلیف کے لیے ST-34

یہ مقام گھٹنوں کی پلیٹ سے دو انگلی اور ذرا سا باہر کی سائیڈ پر ہے۔ اس جگہ جامہ کرنے سے گھٹنوں کا درد اور سوجن دور ہوتا ہے۔ جب جوڑ میں سوجن ہوا اور وہ حرکت کم کریں۔ اس کے علاوہ عورتوں کی چھاتیوں میں درد اور سوجن کے لیے مفید ہے۔

معدہ کا تکلیف کے لیے ST-36

اس کا مقام گھٹنے کی پلیٹ یعنی PATELLA کے کونے سے باہر کی طرف تین انگلی نیچے اور ہڈی TIBIA کی باہر واپسی کریز سے ایک انگلی باہر کی طرف اس کا مقام ہے۔ اس مقام کو انداج اور پانی کا سمندر کہتے ہیں۔ یہ مقام معدہ کی تقریباً ساری بیماریوں کے لیے مفید ہے۔ مثلاً پیٹ میں درد، متلی، قے آ رہی ہو۔ بھوک نہ لگتی ہو تو فائدہ مند ہے۔ اس کے علاوہ یہ گھٹنے کے درد میں فائدہ مند ہے۔